۳۱

۳۲۳۸۳

CENSORED

بہ مین صناع مکین و مکان لفضل خلاق مین آسمان

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

الحمد اللہ کہ کتاب لاجواب مسمّٰی بہ تاریخ خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری

تبرک اجمیر

معروف بہ

تحفۂ خواجہ

حسب فرمایش منشی احمد علی صاحب تاجر کتب لکھنؤ چوک

در مطبع تصویر عالم طبع گردید لکھنؤ

صرف لوح چہارم گز

کفایت سے مال ملنے کا پتہ - احمد مرزا تاجر کتب لکھنؤ بازار چوک تعداد ۱۲۰۰ - قیمت فی جلد ۴ عدد

CC-0. D 1995

۳۲۳۸۴

ح ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزل در حمد باری تعالیٰ

عدوئے سامری فن دیکھے اعجاز رقم میرا
عصائے موسوی ہے حمد خالق مین قلم میرا

برنگ بوئے گل ہے ہر نفس یاد الٰہی مین
قیامت تک بھریگی دم بدم صبح دم میرا

کہین سودائیان عشق کو تفریح ہوتی ہے
بہت چھانا ہوا ہے باغ فردوس ارم میرا

الٰہی کعبۂ تسلیم مین یون بار یابی ہو
بڑھے لبیک کہہ کر پیشتر سب سے قدم میرا

تری بندہ نوازی ہفت کشور بخش دیتی ہے
جو تو میرا جہان میرا عرب میرا عجم میرا

فنا فی اللہ ہو کر پاؤن عمر جاودان ایسی
مسیح و خضر کی ہستی سے برتر ہو عدم میرا

الٰہی نقش ہو کلمہ رسول اللہ کا دل پر
چلے کونین مین نام محمدؐ سے درم میرا

حمد اس خدائے پاک کو سزاوار ہے جو کہ ایک لفظ کن سے اٹھارہ ہزار عالم کو عالم عدم سے عالم وجود مین لایا اور نعت جناب سرور انبیا حضرت محمد مصطفےٰ کو شایان و زیبا ہے کہ جنھے ایک نظر کیمیا اثر سے قلب ہاے زنگ آلود کو اکسیر بنایا ہزارون درود و سلام اس رحمتہ العالمین پر کہ جس کی شان پاک مین اس رب العزت نے وما ارسلناک الا رحمتہ العالمین فرمایا۔

وہ نبیون مین رحمت لقب پانیوالا
مرادین غریبون کی بر لانے والا

وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
مصیبت مین غیرون کے کام آنے والا

فقیرون کا ملجا ضعیفون کا ماوا
یتیمون کا والی غلامون کا مولا

خطاکار سے درگزر کرنے والا
بد اندیش کے دل مین گھر کرنے والا

مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا	قبائل کا شیر و شکر کرنے والا
اوتر کر حرا سے سوے قوم آیا	اور ایک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

مابعد یہ حقیر پر تقصیر مسمی بہ عبد الرشید خلف جناب امیر مرزا لکھنوی عرض کرتا ہے کہ احقر کو ایک عرصہ سے شوق زیارت روضۂ منورہ آقائے نامدار قبلہ و دارین معین الحق والدین حضرت خواجہ حسن سنجری رحمتہ اللہ علیہ کا تھا۔ ہزار ہزار شکر و احسان اُس خدائے برتر کا کہ اس نے بہ طفیل اپنے حبیب حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس ناچیز کو شرف زیارت روضۂ منورہ حضرت خواجہ بزرگ سے سرفراز فرمایا۔ مگر جب یہ ناچیز زیارت سے مشرف ہوا تو ایک دوسری دُھن سمائی کہ جسطرح ہو سکے ایک سوانح عمری حضرت آقائے نامدار سلطان الہند غریب نواز کے طیار کرنا چاہیے مگر اُس مین چند امور کا ضرور لحاظ بھی ہونا چاہیے

اول سوانح عمری حضور خواجہ بزرگ نہایت مستند کتابون سے اخذ کرون اور دوسرے نسبت نامہ مبارک بھی حضور کا شامل ہو اور تیسرے شجرہ عالیہ چشتیہ بھی مزور ہونا چاہیے اور چہارم کچھ اوراد برائے مہمات دینی و دنیوی جو کہ خاص حضرت سلطان الہند غریب نواز منقول ہین واسطے نفع خلق اللہ کے اس سوانح عمری مین داخل کرنا چاہیے اور پنجم قدرے ذکر و شغل بھی جو خاص سلسلۂ چشتیہ مین وارد ہے برائے طالبان راہ حقیقی کے قلم بند کرنا چاہیئے اور جابجا نظم و نثر افشان بھی واسطے رنگینی عبارت کے ہونا ضرور ہے ششم نقشہ مزار مبارک حضور خواجہ عالم عالمیان و نقشہ مسجد بازار وغیرہ وغیرہ بھی ضرور شامل کتاب ہونا چاہیے۔ الحمد اللہ کہ بعد عرصہ چار سال کے فضل خدا سے مُراد دلی حاصل ہوئی اور شاہد مقصود نے صورت زیبا دکھلائی اُمید ہے صاحبان علم و فراست سے کہ جہان کہین اس ناچیز و حقیر ان کی غلطی یا سہو ملاحظہ فرماوین اپنے دامن عفو مین چھپاوین اور بعد ملاحظہ کتاب ہذا اس حقیر کو دعاے خیر سے یاد فرماوین

حالات ولادت خواجہ نامدار قبلہ کونین سلطان الہند حضرت خواجہ حسن سنجری ثم اجمیری رحمتہ اللہ علیہ

طالبان حالات خواجہ بزرگ کو معلوم ہو کہ حضرت خواجہ حسن سنجری تمامی اولیاء ہند کے

پیشوا اور ولایت ہندوستان کے بادشاہ ہین حضور شہر سجستان جو بلاد غور سے ہے ۵۳۶ھ
مین بروز دوشنبہ تولد ہوے اور ملک خراسان مین حضور نے پرورش پائی اور حضور
کے والد ماجد سے یہ حضرت غیاث الدین حسن نہایت برگزیدہ شخص تھے جب حضرت خواجہ
نامدار کی عمر شریف ۱۵ برس کی ہوئی سایہ پدری حضور کے سر مبارک سے اوٹھ
گیا اور حضور نے خلعت یتیمی زیب تن فرمایا۔

کیون نہ ہو ہر ایک کو قدر یتیم بے بہا ہے جو کہ ہے دُر یتیم

حضور کو میراث پدری سے صرف ایک باغ انگور اور ایک کارخانہ چکی یا پن چکی کا
حاصل ہوا۔ آنجناب نے اپنی یتیمی اور بے کسی پر درگاہ رب العزت مین سجدۂ شکر
کیا اور اُسی کارخانہ چکی اور باغ کے میوہ وغیرہ کو وسیلہ معاش گردانا ایک دن حضور
پُرنور اپنے باغیچہ کو پانی دینے مین مشغول تھے کہ ایک فقیر مجذوب جو اُس ہی نواح مین
سکونت پذیر تھے حضور کے باغ مین تشریف لائے جب آنجناب نے اُن مجذوب
صاحب کو دیکھا فوراً دوڑکر حاضر خدمت ہوئے اور کچھ میوہ اُن مجذوب صاحب کے
پیشکش فرمایا اور خواہش نوش فرمانیکی کی۔ مجذوب صاحب نے ایک ٹکڑا کھیل کا جو اُن
حضرت کے پاس موجود تھا اپنے دندان مبارک سے کاٹ کر جناب خواجہ بزرگ کے
دہن مبارک مین ڈالا نور اُحضور کے قلب مبارک مین ایک کیفیت خاص پیدا ہوئی
اور محبت دُنیا حضور کے قلب مطہر سے دور ہوئی آنجناب نے اپنے اُس باغ اور
کارخانہ کو فروخت فرماکر راہ خدا مین تقسیم فرمادیا اور خود طرف سیاحی کے مشغول ہوئے
حضور نے دوران سفر مین سب سے پہلا سفر بخارا اور سمرقند کا فرمایا۔ اور وہین قیام
فرماکر کلام مجید حفظ کیا۔ بعد فراغت حفظ قران مجید کے علوم ظاہری کی تحصیل مین مشغول
ہوئے اور بہت تھوڑے عرصہ مین تحصیل علم سے بھی فراغت ہوئی اور وہان سے
طرف اعراق کے توجہ خاص مبذول فرمائی جب حضور کا گزر قصبہ ہارون مین ہوا
(یہ قصبہ حدود نیشاپور مین واقع ہے) تو بخدمت سیدنا و مرشدنا حضرت خواجہ خواجگان
خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کے حاضر ہوئے اور نہایت خلوص قلبی سے

مشرف بہ بیعت ہوئے اور ۲۰ سال تک نہایت ہی ریاضات اور مجاہدات مین بسر کی
بعد عرصہ ۲۰ سال کے حضرت خواجہ عالم و عالمیان نے خرقہ خلافت حاصل کیا اور
طرف بغداد شریف کے سفر فرمایا اور قصبہ سنجان مین پہونچے اور شیخ نجم الدین کبریٰ سے
شرف حاصل کیا اور بعد عرصہ دو سال یا ڈھائی سال کے قصد سفر طرف قصبہ جیل
کے فرمایا۔ شیخ المشائخ سلطان الاولیا محبوب سبحانی حضرت شیخ محی الدین ابی محمد عبد القادر
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فیض صحبت سے مالا مال ہوئے (یہ قصبہ کوہ جودی پر
واقع ہے کوہ جودی وہ مقام ہے۔ کہ جہانپر کشتی نوح علیہ السلام کی طوفان سے بچ
کر ٹھہری تھی۔ جیسا کہ آیۂ کریمہ شاہد ہے (واستوت علی الجودی) اور یہ قصبہ جیل
بغداد شریف سے ایک ہفتہ کی راہ پر واقع ہے۔ چنانچہ حجرۂ عبادت گاہ جو اجہ
بزرگ کا قصبہ مذکور مین ابتک موجود ہے۔ خواجہ صاحب جیل سے بغداد شریف
مین آئے اور خدمت مین شیخ ضیاء الدین قدسرہٗ کہ وہ پیر مرشد شیخ شہاب الدین
سہروردی کے ہین داخل ہوکر فیض صحبت حاصل کیا۔ اُسی زمانے مین اوحد الدین
کرمانی قدسرہٗ ابتدا سے سلوک حضرت شیخ حصار الدین چلپی کی خدمت مین تھے
یہ بزرگ خلیفۂ اعظم حضرت مولانا روم قدسرہٗ کے ہین۔ لیکن خرقۂ خلافت حضرت
خواجہ صاحب سے حاصل کیا۔ ازان بعد حضرت خواجہ بزرگ بغداد شریف سے
ہمدان مین تشریف لائے اور شیخ یوسف ہمدانی سے ملاقی ہوئے بعدہٗ تبریز مین رونق
افروز ہوئے اور حضرت ابو سعید رح سے ملاقات فرمائی شیخ قطب الدین بختیار کاکی
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت خواجہ بزرگ ریاضیات اور مجاہدات مین محو
رہتے تھے اور نفس کشی بے حد فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک ایک ہفتہ گزرنے پر قریب
تین مثقال روٹی سے روزہ افطار فرمایا کرتے تھے۔ شیخ نظام الدین محمد اولیا سے
روایت ہے کہ خواجہ صاحب کے لباس مین صرف ایک دوتی تھی اور وہ بھی
نجیہ کی ہوئی جب وہ کسی مقام سے پھٹ جاتی آپ اُس مین پاکیزہ کپڑے کا پیوند لگایا
کرتے تھے جب خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ اصفہان مین تشریف لائے حضرت شیخ محمود

اصفہانی سے ملاقات کی شیخ مذکور الصدر مشاہیر اولیاء کرام سے تھے اور قطب صاحب
کا ارادۂ بیعت شیخ مذکور الصدر سے تھا۔ جب حضرت خواجہ صاحب کو دولتی زیب تن
فرمائے دیکھا شوق قلبی سے سر خواجہ بزرگ کے قدمون پر رکھ دیا اور حلقۂ مریدان مین
داخل ہوگئے خواجہ بزرگ نے وہ دولتی حضرت قطب صاحب کو عنایت فرمائی اور
حضرت قطب صاحب نے بروقت وفات اپنے مرید وسجادہ نشین حضرت شیخ فرید
گنجشکر کو عنایت فرمائی۔ روایت ہے کہ حضرت خواجہ عالم نے جب خرقۂ خلافت حضرت
عثمان ہارونی سے حاصل کیا تو سن شریف حضور کا ۵۲ برس کا تھا اور آپ ریاضت
اور مجاہدی مین سعی بلیغ فرماتے تھے اور تنہا سفر فرمایا کرتے اور اکثر قیام آپ کا قبرستان
مین ہوا کرتا تھا اور ہر روز ایک قران مجید آپ ختم فرماتے تھے چنانچہ حضرت عثمانی
ہارونی رح فرماتے ہین کہ خواجہ صاحب محبوب الٰہی ہین مین اُنکے مُرید ہونے پر فخر کرتا
ہون بعد روانگی خواجہ صاحب حضرت عثمانی ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی سفر فرمایا
دوران سفر مین حضرت کا گزر ایک قصبہ آتش پرستان مین ہوا اُس مقام پر ایک بڑا
آتشکدہ تھا جب حضرت خواجہ عثمان ہارونی کا گزر ہوا تو آپ نے زیر سایہ ایک درخت
قیام فرمایا اور اپنے خادم مسمے بہ فخرالدین کو بنابر فرید نے آنا وغیرہ کے حکم دیا فخرالدین
بعد تعمیل حکم آتشکدہ کے قریب گئے اور اُن لوگون سے آگ طلب کی اُنھون نے
دینے سے انکار کیا اور آمادۂ جنگ ہوئے فخرالدین صاحب نے حضرت عثمان ہارونی
رح سے عرض کیا حضور نے بعد وضو تازہ دوگانہ ادا فرمایا اور طرف آتشکدہ کے
تشریف لے گئے اور آپنے سردار آتش پرستان سے سوال کیا کہ تم لوگ آگ کی
کیون پرستش کرتے ہو اُن کافرون نے جواب دیا کہ ہم لوگ موافق اپنی مذہب کے
اُسکو متبرک سمجھتے ہین بدین وجہ لازم پرستش ہے آپنے فرمایا کہ اگر تم اپنے کسی عضو
کو کاٹ کر اس مین ڈالو تو یہ اُس کو جلا دیگی یا نہین اُنھون نے کہا کہ کیسے ممکن ہے
کہ آگ نہ جلا دے پس آپ سردار آتش پرستان کہ اُس کی گود مین ایک بچہ ہفت سالہ
تھا چیخکر اور بسم اللہ الرحمن الرحیم قلنا یا نار کونی بردوں وسلاماً علی ابراہیم

پڑھکر آگ مین کود پڑے اور بعد ایک گھنٹہ کامل کے حضور اُسی آگ سے اُس بچہ کو گود مین لیے ہوئے باہر تشریف لائے وہ لوگ یہ کرامت اُنکی دیکھ کر بہت دنگ ہوئے اور اُس بچہ سے آگ کے اندر کے حالات دریافت کرنے لگے اُس بچہ نے بیان کیا کہ مجکو سوائے ایک بہت بڑے باغ کے اور کچھ نہین دکھائی دیا اور نہ کسی طرح کی تکلیف مجکو ہوئی وہ لوگ یہ کرامت دیکھکر مشرف بہ اسلام ہوئے اور حضرت نے اُس سردار کا نام کہ ایام جاہلیت مین مجسا تھا عبد الدار رکھا اور اس بچہ کا نام ابراھیم قرار دیا اور حضور نے اُس آتشخانہ کو مسمار کرکے ایک مسجد عالیشان تعمیر فرمائی چنانچہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح وہان ڈھائی سال تک مقیم رہے اب خواجہ صاحب کا حال تحریر ہوتا ہے کہ آنجناب تبریز سے ہوتے ہوئے منہہ کی طرف تشریف لے گئے پھر خاقان مین تشریف فرما ہوئے۔ شیخ ابو الحسن خافانی رحمت اللہ علیہ کا وصال اسی سال مین ہوا شیخ ابو سعید منہہ مین مقیم تھے حضرت خواجہ نامدار شیخ مذکور الصدر سے ملاقی ہوئے اور قریب دو سال کے حضرت شیخ ابو سعید کی خدمت سے فیض حاصل کرتے رہے بعدہ حضور طرف استرآباد کے روانہ ہوئے حضرت شیخ ناصر الدین استرآبادی کی صحبت سے شرف صحبت حاصل کیا۔ پھر حضرت خواجہ صاحب استرآباد سے ہری مین رونق افروز ہوئے اور ایک مدت تک وہان قیام فرما رہے اور قبعہ شیخ عبد اللہ انصاری مین مجاہدہ کرتے رہے اور اکثر صبح کی نماز عشا کی وضو سے ادا کرتے تھے اور آپ کے ہمراہ سفر مین ایک شخص سے زیادہ کبھی کوئی نہین رہا الغرض مقام ہری سے حضور کا گزر مقام سبزوار مین ہوا۔ وہان کا حاکم مسمی بہ یادگار محمد بہت ہی فاسق و فاجر اور اقضی تھا اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سخت عداوت رکھتا تھا حوالی شہر مین اُس نے ایک باغ بنوایا تھا اور اُس باغ مین ایک حوض تھا۔ یادگار محمد بسا اوقات اُس باغ مین منہیات شرعیہ کا مرتکب ہوا کرتا تھا اتفاقاً حضور کا اُس باغ مین گزر ہوا اور اُس حوض سے حضور غسل فرما کر تلاوت کلام مجید مین مشغول ہوئے اس اثنا مین یادگار محمد کی سواری بھی اُس باغ مین آگئی

اور حضور خواجہ عالم کو دیکھا مارے ہیبت کے کانپنے لگا اور یہی حال اس کے مصاحبین کا ہوا۔ یادگار محمد بکمال ادب و تعظیم دست بستہ حضور کے روبرو کھڑا ہو گیا حضور نے جو چشم حق بین سے اُس کی طرف ملاحظہ فرمایا فوراً بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا مصاحبین نے جو یہ معاملہ دیکھا۔ فوراً حضور کے قدموں پر سر رکھکر معافی کے خواستگار ہوئے حضور نے اپنے خادم سے فرمایا کہ حوض سے تھوڑا پانی لیکر اور بسم اللہ پڑھکر اُسکے منھ پر چھڑکو تعمیل ارشاد ہوتے ہی یادگار محمد ہوش مین آیا اور قدموں پر گر کر طالب بیعت ہوا اور جو کچھ مال و اسباب تھا سب کو بحکم خواجہ صاحب فروخت کر کے راہ خدا مین تقسیم کر دیا اور شرف بہ بیعت ہوا بعدہٗ انتخاب مقام سبزوار سے حصار مین رونق افروز ہوئے اور یادگار محمد بھی ہمرکاب تھے یادگار محمد کو حصار مین متعین فرما کر آپ بلخ مین رونق افروز ہوئے اور چند سے شیخ احمد خضر دیہہ کہ خانقاہ مین قیام فرما کر مولانا ضیاء الدین حکیم بلخی سے ملاقی ہوئے یہ حکیم علم تصوف کا قائل نہ تھا چنانچہ اپنے شاگردون سے اس علم کی مذمت اور درویشان وقت کو مسلوب الحواس کہا کرتا تھا اور نواحی بلخ مین ایک مدرسہ تعمیر کیا تھا کہ اُس مین اپنے شاگردون کو درس دیتا تھا حضرت خواجہ صاحب کا قاعدہ تھا کہ ایک دستہ تیر اور ایک قبضہ کمان اور ایک نمکدان ہمیشہ اپنے ہمراہ رکھتے تھے بروقت ضرورت شکار کرتے اور کباب بنا کر روزہ افطار کرتے جس روز مولانا ضیاء الدین کے باغ مین خواجہ صاحب کا گزر ہوا تو حضور نے ایک کلنگ کو شکار کیا اور خادم کو واسطے کباب تیار کرنے کے حکم فرمایا اور خود نماز مین مشغول ہوئے اور ضیاء الدین بھی حاضر خدمت ہوئے تب حضور نے بعد ختم نماز خادم کو کباب حاضر کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ خادم نے جب کباب پیش فرمائے تو حضور نے بسم اللہ فرما کر ایک ران مولانا کو دیکر خود نوش فرمائے اور انکو تاکید کھانے کی فرمائی مولانا ضیاء الدین نے جس وقت پہلا لقمہ کباب کا کھایا فوراً ایک کیفیت طاری اور خیالات فلسفانہ سب تشریف لے گئے۔ مولانا نے فوراً اپنے خیالات سے توبہ

کی اور مشرف بہ بیعت ہوئے اور تمام کتابین فلسفہ کی جو اُن کے پاس تھین سب کو
دریا بُرد کر دیا۔ اور یہی کیفیت اُنکے تمام شاگردون کی ہوئی۔ الغرض وہان سے
خواجہ صاحب نے طرف غزنین کے سفر فرمایا اور شیخ عبدالواحد غزنوی سے ملاقات
کی۔ اور وہان سے طرف لاہور کے رونق افروز ہوئے اس ہی زمانے مین پیر علی
ہجویری کہ اُن کا الفقر عندی من لاقلب لہ ولا ادب لہ قول تھا اُن بزرگ کا انتقال
ہو چکا تھا لیکن شیخ حسن زنجانی کہ پیر و مرشد حضرت شیخ سعید الدین حمویہ قدس سرہٗ
کے ہین بقید حیات تھے۔ خواجہ صاحب اور اُن حضرت سے بمجرد دوستی تھی
چندے قیام فرما کر حضور نے دہلی کا سفر فرمایا غرضکہ جب دہلی مین بھی اژدہام خلق
ہوا تو خواجہ صاحب نے دہلی کو بھی خیرباد فرما کر اجمیر شریف کا سفر فرمایا اُس زمانہ
مین اگرچہ اسلام کی روشنی اجمیر شریف مین جلوہ گر ہو چکی تھی مگر غلبۂ کفر اجمیر
اور نواحی اجمیر مین بہت تھا۔ اور بعض نے حضرت خواجہ صاحب کے ہندوستان
مین تشریف لانے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ خواجہ صاحب کو جب حضرت عثمان
ہارونی رحمہ اللہ علیہ سے خرقۂ خلافت عنایت ہوا تو آپ نے ارادہ حج کا
فرمایا اور بعد فراغت حج کے خواجہ صاحب مدینۂ طیبہ مین حاضر ہوئے اور
کچھ عرصہ تک آپ وہان معتکف رہے۔ ایک روز جناب خواجہ صاحب جب
مزار مبارک پر حاضر ہوئے تو حکم سرکار نبویہ سے صادر ہوا کہ اے معین الدین
تمھاری ذات سے ہمارے دین کو بہت مدد ملے گی لہذا تم بہت جلد طرف
ہندوستان کے جاؤ خواجہ صاحب یہ حکم سُن کے بہت ہی متفکر ہوئے کہ
ہندوستان کس طرف واقع ہے اسی تردد مین آپ کو غلبۂ نیند طاری ہوا
فوراً جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نقشہ ہندوستان
اور قلعہ راجہ اجمیر کا ملاحظہ کرا دیا۔ اور ایک انار بہشتی بطور زادراہ کے عنایت
فرمایا۔ جب آپ اُس خواب سے بیدار ہوئے فوراً تعمیل حکم پر کمر مضبوط باندھی
اور طرف ہندوستان کے روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ یاران باوفا سے فرقہ

ایک روایت مین حضور کا تنہا سفر کرنا مذکور ہے۔ دوسری روایت مین آپکے ہمراہ ۴۰ اخلاص کیش ہونا ثابت ہے۔

بہم نفر تھے۔ اس وقت حاکم اجمیر مسمے بہ تھیورا کہ دین اسلام سے بالکل بے بہرہ تھا اور اس کی والدہ اپنے وقت کی بہت بڑی کاہنہ تھی حضور کی تشریف آوری کے بارہ برس قبل اس نے اپنے بیٹے راجہ تھیورا سے حکم لگایا تھا کہ ایک بزرگ تیرے ملک مین رونق افروز ہونگے وہ تیرے ملک کو غارت اور برباد کرینگے بلکہ حلیہ شریف بھی خواجہ صاحب کا بتا دیا تھا۔ راجہ نے اپنی والدہ سے یہ خبر سنکر حکم دیا تھا کہ جب کوئی شخص اس حلیہ کا آوے تو فوراً گرفتار کرکے ہمارے حضور مین حاضر کرنا جب حضور کا گزر قصبہ سمانیہ مین ہوا تو ملازمین راجہ نے حضور کو شناخت کرکے ازراہ فریب خواجہ صاحب سے عرض کیا کہ ہم نے حضور کی تشریف آوری کی خبر سنکر آپ کے واسطے قیام گاہ آراستہ کر رکھا ہے حضور نے بذریعہ مراقبہ سرکار نبوتیہ مین عرض کیا آنجناب نے فرمایا کہ اے معین الدین یہ گروہ محض جھوٹا ہے اس کے کہنے پر عمل نہ کرنا خواجہ صاحب نے فوراً ان لوگون کو واپس کیا اور تمام کیفیت ان کے مکر کی اپنے ہمراہیون سے بیان فرمائی اور طرف اجمیر کے روانہ ہوے دو روز کے بعد حضور اجمیر شریف مین رونق افروز ہوئے اور بوجہ ماندگی سفر کے آپ نے زیر سایہ ایک درخت کے قیام کا ارادہ فرمایا۔ ایک شخص نے ملازمین راجہ سے حضور کی خدمت مین عرض کیا کہ یہان آپ قیام نہ فرماوین کیونکہ یہان راجہ کے اونٹ بیٹھتے ہین آپنے جواب مین ارشاد فرمایا کہ اگر اونٹ بیٹھتے ہین تو بیٹھے رہین جب ارشاد زبین سے اونٹون کو پکڑ لیا اور خواجہ صاحب مع اپنے ہمراہیون کے تالاب اناساگر پر مقیم ہوئے اور خادمان ایک گاے ذبح کرکے کباب بنانے مین مشغول ہوئے تب چند لوگ واسطے وضو کرنے کے تالاب پیل بندپر گئے اس وقت کئی ہزار بت خانہ کنارے اس تالاب کے موجود تھے اور ایک سو کئی من روغن اور پھول روزمرہ چڑھایا جاتا تھا برہمنون نے مسلمانون کو تالاب مین وضو کرنے سے منع کیا اور آمادہ بہ جنگ و جدال ہوئے تب حضور کے ہمراہی اپنے قیام گاہ پر واپس آئے اور کل کیفیت حضور خواجہ صاحب

سے عرض کی اُس وقت خواجہ صاحب نے کل پانی دونون تالابون کا اور جس قدر چشمہ اور کنوئین اس مقام مین تھے سب کا پانی اپنے لوٹے مین بند کر لیا تمام تالاب اور کنوئین شہر کے خشک ہو گئے بلکہ جس قدر عورتین دودھ والی تھین سب کا دودھ خشک ہو گیا یہانتک کہ مادۂ چوپاؤن کا بھی دودھ خشک ہو گیا۔ لکھا ہے کہ راجہ بھوج کا ایک جن بہت دوست تھا۔ راجہ اور بعض متعلقین اوسکے پرستش کرتے تھے راجہ نے کل کیفیت خواجہ صاحب کی سن کر اُس جن کو بلایا اور نہایت عجز و انکساری سے خواجہ صاحب کی تشریف آوری کا حال اُس جن سے بیان کیا اُس جن نے جس وقت خواجہ صاحب کا نام سُنا فوراً اُٹھ کھڑا گیا اور بہت ہی منت و زاری سے عذر مقابلہ کیا اور بخدمت خواجہ صاحب حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا تب راجہ نے اپنے اُستاد جوگی اجیپال کو طلب کیا یہ جوگی اپنے زمانہ مین بہت بڑا ساحر زبردست تھا راجہ نے تمام کیفیت خواجہ صاحب کے جوگی سے بیان کی اور طالب امداد ہوا جس وقت جوگی نے یہ حالات سنے راجہ کو تسلی دی اور خود اسباب سحر سے آراستہ ہو کر بہ ہمراہی راجہ حضور کے خدمت مین حاظر ہوا جب راجہ جوگی کے ہمراہ چلا خیالات فاسدہ اپنے دل مین جناب خواجہ صاحب کی طرف سے لایا فوراً بقدرت خدا نابینا ہو گیا تب اُس نے اپنے خیالات سے توبہ کی اللہ پاک نے نور اُس کی آنکھون مین واپس فرمایا جب دوبارہ اُس نے خیالات فاسد کئے مثل قبل کے نابینا ہو گیا۔ غرضیکہ اسی کشمکش مین حضور عالی کی خدمت مین حاضر ہوا اور جوگی نے سات سو سانپ جو بہ قوت سحر اُس کے ہمراہ ہوا مین رہا کرتے تھے اور اسیقدر چلکہ بھی سحر کی قوت سے وہ اپنے ہمراہ ہوا مین معلق لایا تھا حضور پر چلانا شروع کیے مگر بہ فضل خدا حضور پر ایک کا بھی اثر نہ ہوا اب راجہ بہت پریشان ہوا چونکہ شہر مین بوجہ پانی خشک ہو جانے کے سخت پریشانی تھی اور ادھر جوگی کی یہی عاجزی راجہ نے دیکھی تو حضور سے یہ منت پانی کی درخواست کی جناب خواجہ صاحب کی ذات پاک نہایت رحیم واقع ہوئی تھی فوراً حضور نے اس کی درخواست منظور

3933

فرمائی۔ اور جوگی کو حکم دیا کہ لوٹا ہمارا اُٹھا لاؤ جوگی نے جس وقت لوٹے کو اُٹھانا چاہا تو لوٹے نے زمین سے حرکت ہی نہ کی اب جوگی اور بھی پشیمان ہوا اور عرض کی حضور کا لوٹا اس قدر وزنی ہے کہ زمین سے حرکت ہی نہیں کرتا۔ حضور نے فوراً اُس جن کو حکم فرمایا کہ میاں شادی[۱] ہمارا لوٹا اُٹھا لاؤ۔ وہ جن حسب حکم فوراً لوٹا اُٹھا لایا۔ اور حضور نے پھر فرمایا کہ پانی تالاب اور کنوئین مین ڈالو۔ تعمیل ارشاد ہوتے ہی فوراً تالاب اور کنوئین سب پانی سے لبریز ہو گئے۔ تب خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ میاں یہ تمہارا سحر نہیں ہے بلکہ یہ مردان خدا کا لوٹا ہے۔ تب راجہ نے اپنے اونٹون کے واسطے حضور سے عرض کیا۔ حضور نے اُس کی یہ تمنا بھی پوری کی اور دعا فرمائی فوراً سب اونٹ زمین سے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ جب یہ سب کرامتین حضور سے تمام کفار نے دیکھین بہت پشیمان ہوئے۔ اور خواجہ صاحب نے دعوت اسلام سے راجہ اور جوگی اجیپال اور تمام حاضرین کو مدعو کیا۔ مگر بقول شاعر "گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ" کے اُس وقت کسی نے اسلام قبول نہین کیا۔ اور راجہ نے جوگی اجیپال سے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم نے اپنی تمام عمر تمہاری اور اُس جن کی خدمت کی جب ایک وقت ہم پر آ گیا تو نہ تم سے اور نہ اُس جن سے کچھ ہماری مدد ہو سکی۔ اُس وقت جوگی نے خواجہ صاحب سے عرض کیا کہ آپ نے اپنے کمال کو کہان تک وسعت دی۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ تو نے جو کچھ کمال پیدا کیا ہو وہ دکھا۔ جوگی نے اپنا مرگ چھالا ہوا مین اُڑ آیا اور خود بھی حبت کر کے اُس پر سوار ہو گیا۔ اور اس قدر بلند ہوا کہ مثل ایک چھوٹے جانور کے معلوم ہونے لگا اور جناب خواجہ صاحب نے مراقبہ فرمایا۔ جب جوگی نظرون سے غائب ہو گیا تو جناب خواجہ صاحب نے دریافت فرمایا کہ اب جوگی کس قدر بلند ہوا۔ لوگون نے عرض کیا کہ جوگی نظرون سے غائب ہو گیا ہے۔ تب آپ نے نعلین شریف کو حکم دیا کہ تو کیون نہین پرواز کرتی۔ حسب الحکم پاپوش شریف نے پرواز شروع کیا اور ایک چشم زدن مین

[۱] یہ وہ جن ہے جس کو حضور نے اس جن کے نام سے دعوت اسلام دی تھی۔

جوگی کے قریب پہونچ گئی اور اس قدر جوگی کے سر پر پڑی کہ جوگی بدحواس ہوکر
تمام آسمان پر بھاگا بھاگا پھرنے لگا اور آواز پاپوش شریف کے سب حاضرین وقت
سُنتے تھے۔ جب جوگی بہت مجبور ہوا تو اُتر آیا اور حضور سے طالب امان ہوا۔ آپ
نے پاپوش شریف کو اشارہ فرمایا فوراً وہ اپنی جگہ پر چلی گئی۔ اب جناب خواجہ صاحب
نے مراقبہ فرمایا اور جوگی نے بھی حضور کے ساتھ مراقبہ کیا۔ حضور کی روح پاک
نے طرف عالم ملکوت کے عروج کیا۔ چونکہ جوگی نے بھی بہت ریاضت اور مجاہدی
کی تھی اور مثل ایک چوب خشک کے ہوگیا تھا اُس کی روح نے بھی طرف
عالم بالا کے عروج کیا۔ مگر جوگی کی روح زیر آسمان پہونچکر عاجز ہوگئی تو حضور سے
عرض کیا کہ مجکو بھی اپنے ہمراہ لیجیے۔ آپ نے انکار کیا اور فرمایا کہ تم اس لائق نہین
ہو کیونکہ یہ شرف سوائے مسلمانون کے دوسرے کے حصہ مین نہین ہے جب تک
تم مسلمان نہ ہوگے تم کو یہ شرف نہین حاصل ہو سکتا۔ تب جوگی نے عرض
کیا کہ فدوی مسلمان ہوتا ہے مگر ایک عرض ہے حضور اُس کو منظور فرماوین
حضور نے فرمایا کہ جو تیری تمنا ہے خداوند عالم پورا کرنے والا ہے۔ جلد عرض کر
اُس نے کہا کہ میری خوشی ہے کہ قیامت تک زندہ رہون۔ حضور نے دعا کی
فوراً حکم آیا کہ اے معین الدین ہم نے تمھاری دعا قبول فرمائی۔ آپ نے جوگی کو
بشارت دی کہ انشا اللہ تو قیامت تک زندہ رہے گا۔ جوگی نے یہ خوشخبری
سُنکر کلمۂ طیبہ پڑھا۔ حضور نے اُسکی روح کو اپنے ہمراہ لیکر اُس مقام سے طرف
عالم بالا کے توجہ فرمائی۔ اور عجائبات ہفت آسمان کی سیر کراکر چشم مبارک مراقبہ
سے کھولی۔ چونکہ حق باطل کے امتیاز کرنے کو اجمیر کی تمام خلقت جمع ہوگئی تھی
حضور اقدس نے دعوت اسلام سے راجہ پتھورا اور تمام حاضرین وقت کو مدعو
فرمایا۔ مگر شومی قسمت سے راجہ پتھورا ایمان نہ لایا اور حاضرین مین سے ہزارہا
کفار مشرف بہ اسلام ہوئے۔ سب سے پہلے جوگی اجیپال نے خلوص قلبی سے بیعت
کی اور یون عرض کرنے لگا۔

غزل

بیٹھا جو تیرے کوچے مین وہ بہرہ ور ہوا — اُٹھا جو آستان سے ترے دربدر ہوا
ہل چل سی سارے پرگنۂ کفر مین پڑی — اجمیر مین حضور کا جس دم گذر ہوا
تیغِ کرامت آپ کی چمکی جو دفعتاً — قلعۂ غرور راجہ پتھورا کا سر ہوا
تو وہ ہے تیرے سامنے جیپال جوگی کا — جادو چلانہ سحر ذرا کارگر ہوا
مجبور ہوکے اور نہ کچھ اُس سے ہو سکا — قدمون پہ تیرے گر کے مسلمان مگر ہوا
جس نے کیا نہ دینِ محمدؐ کا اختیار — ملعون ہوکے کندۂ نارِ سقر ہوا
اک پیرزن نے آپ سے کی عرض پاشہا — راہی مراعدم کی طرف بے سپر ہوا
بے اُسکے زندگی مری بے لطف ہوگئی — حاصل بڑھاپے مین مجھے داغِ جگر ہوا
بیتاب اُس ضعیفہ کو دیکھا جو آپ نے — دریاغریب پروری کا جوش پر ہوا
میت پہ پھونکیکے کہا قم باذنی رب — فی الفور اُس ضعیفہ کا زندہ پسر ہوا

اور چندے زیر سایۂ قدم مبارک حضور کے رہکر دولت ولایت سے مالا مال ہوا اور جناب خواجہ صاحب نے عبداللہ صحرائی کے لقب سے سرفراز فرمایا کہتے ہین کہ جوگی ہر روز زیارت روضۂ منورہ کو حاضر ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ غرضکہ راجہ کو اب جوگی کی طرف سے بھی ناامیدی ہوگئی تو بہت گھبرایا۔ اور وہان سے چلا آیا مگر اسلام نہ لایا اور کل کیفیت اپنی والدہ سے بیان کی تو اُسکی ماں نے جواب دیا کہ دیکھ مین نے ۱۲ برس قبل تجکو ان بزرگ کی تشریف آوری کی خبر دی تھی خبردار اُن سے نہ بگاڑنا اور آمادۂ جنگ نہ ہونا۔ مگر اُس تیرہ بخت نے ایک بھی نہ سُنی اور برابر خواجہ صاحب کے درپے آزار رہا۔ خواجۂ عالم وعالمیان بہ آرزوے جشن مسلمی بہ شادی اور جوگی جیپال شہر مین رونق افروز ہوئے اور مقام شادی کو اپنی جاے سکونت قرار دیا جماعت خانہ اور ایک عبادت خانہ اور باورچی خانہ تعمیر فرمایا۔ جس مقام پہ اب آسجناب کا مزار مبارک ہے یہ جگہ حضور کے باورچی خانے کی ہے اب اُس راجہ کا حال سُنیے کہ اُس نے ایک مرتبہ اپنے خادمون مین سے

کسی شخص کو حضور کی خدمت مین روانہ کیا اُس نے خواجہ صاحب سے
عرض کیا کہ حضور مجکو اپنے حلقۂ مریدان مین داخل فرماوین۔ آپ نے انکار
کیا اور مُرید نہ فرمایا۔ اُس نے واپس جاکر خواجہ صاحب کی شکایت راجہ
سے کی۔ راجہ کو بہت غصہ آیا اور پیغام روانہ کیا کہ آپ نے میرے ملازم کو
کیون مُرید نہین کیا اس کی وجہ بیان فرمائیے۔ حضور نے جواب مین ارشاد
فرمایا کہ اس شخص مین تین عیب ہین اس وجہ سے مین نے اس کو مُرید نہین کیا
اور وہ عیب یہ ہین اول یہ شخص سخت گنہ گار ہے۔ دوسرے یہ شخص ہمارے
تابعین مین نہین جس نے کسی غیر کے آگے سر عبودیت خم کیا ہو ہم اُس کو
مرید نہین کرتے اور تیسرے مین نے لوح محفوظ مین دیکھا ہے کہ یہ
شخص بے ایمان مرے گا۔ راجہ نے جواب مین کہلا بھیجا کہ آپ غیب کی
خبرین بیان فرماتے ہین لہذا میرے ملک سے تشریف لے جائیے۔ خواجہ
صاحب نے تبسم فرمایا اور جواب دیا کہ تین روز کی مہلت ہے کہ یا تو مین تیرے
ملک سے چلا جاؤن گا اب یا تم خود میری قلمرو سے چلے جاؤ گے۔ اور بعض
کے نزدیک آپ نے فرمایا کہ دل عاشق سوختۂ محبت ہوتا ہے۔ جو چیز
اُس مین آتی ہے جل جاتی ہے۔ کوئی آگ آتش محبت سے سخت تر
نہین ہے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ حضور نے راجہ کے حق مین بد دعا فرمائی
کہ اے اللہ بہ طفیل اپنے حبیب کے اس راجہ کو لشکر اسلام کے ہاتھ مین
گرفتار کرادے۔ اور بعض لکھتے ہین کہ ایک شخص نے جو راجہ کے ملازمین
مین سے تھا حضور کی خدمت مین حاضر ہوکر راجہ کے ظلم اور تشدد کی
شکایت کی تو حضور نے راجہ کو ممانعت کی کہ اس شخص کو تکلیف نہ دیا
کرو۔ راجہ نے جواب مین کہلا بھیجا کہ یہ شخص چونکہ غیب کی خبرین بیان کرتا
ہے اس وجہ سے مین اسکو تکلیف دیتا ہون۔ آنجناب کو راجہ کی یہ گستاخی
بہت ناگوار ہوئی۔ اور فرمایا کہ ہم نے راجہ پتھورا کو زندہ گرفتار کرکے

لشکر اسلام کے ہاتھ مین دیدیا۔ چنانچہ سلطان محمد غوری نے بہ نفس نفیس
مع ایک لشکر جرار کے راجہ پر فوجکشی کی اور بعد بہت بڑی جنگ وجدال کے
راجہ زندہ لشکر اسلام کے ہاتھ مین گرفتار ہوگیا۔ تاریخون سے ثابت ہے
کہ سلطان نے چند مرتبہ راجہ پر فوجکشی کی مگر کبھی اُس پر فتح نہین پائی بلکہ تین
یا دو مرتبہ خود سلطان راجہ کے ہاتھ مین گرفتار ہوگئے تو راجہ نے محض
اپنی دریا دلی سے یا کسی اور وجہ سے بلا معاوضہ یا بامعاوضہ چھوڑ دیا۔ راجہ
کے زندہ گرفتار ہونے سے حضور کی اُس دعا کی پوری تصدیق ہوتی ہے
اور حقیقت مین یہ حضور ہی کی دعا کا اثر تھا کہ سلطان نے راجہ پر فتح پائی
اب اُس شخص کا حال تحریر ہوتا ہے جس کے متعلق حضور نے فرمایا تھا کہ
یہ شخص بے ایمان مرے گا۔ جب راجہ کو شکست فاش ہوئی اور راجہ گرفتار
ہوگیا تو یہ شخص بھی مفرور فوج کے ہمراہ بھاگا۔ راستے مین ایک دریا حائل
ہوا۔ اُس شخص نے بوجہ خوف لشکر اسلام اپنے کو دریا مین گرا دیا اور حرام
موت مرگیا۔ یہی وجہ تھی کہ حضور نے اُس کو اپنے مریدون مین داخل نہین کیا
ورنہ حضور کی دعا کی برکت سے اُس کی نجات کا ہونا کوئی مشکل کام
نہ تھا۔ اُسی وقت سے روشنی اسلام کی اجمیر مین پوری شان سے چمکی اور
بنیاد شرک و کفر کی جڑ سے اُکھڑ گئی۔ لکھا ہے کہ حضور کا گذر اجمیر شریف مین
دسوین محرم الحرام ۵۶۱ھ مین ہوا تو جناب سیادت مآب سید حسن مشہدی المعروف
بہ خنگ سوار کہ مناسب امامیہ رکھتے تھے مگر سلسلۂ اولیاء کرام سے وابستہ
تھے اور سلطان قطب الدین ایبک کی طرف سے اجمیر شریف کی خدمت
داروغگی پر مامور تھے خواجہ صاحب کو نہایت اعزاز و اکرام سے اپنے یہان
مہمان کیا اور خواجہ صاحب کی صحبت کو غنیمت سمجھا آپ اکثر اوقات خواجہ
صاحب کی مجلسون مین بھی حاضر رہا کرتے تھے۔ اُسی زمانے مین خواجہ صاحب
کو دو مرتبہ دہلی کے سفر کا اتفاق ہوا واسطے ملاقات اپنے مُرید خاص حضرت

لہ جو خاص سلطان محمد غوری کے خزانہ کا داروغہ تھا

قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے۔ جب آپ کی تشریف آوری اجمیر شریف مین ہوئی تو دوسری مرتبہ آپ کو نکاح کرنے کا اتفاق ہوا۔ وجہ یہ ہوئی کہ حضرت سید وجہ الدین محمد مشہدی المشہور بہ خنگ سوار عم سید حسین مشہدی کے صلب سے ایک دختر نیک اختر تولد ہوئی یہ دختر جمیلہ وعفیفہ جب حد بلوغ کو پہونچی تو جناب سید صاحب مذکور الصدر کو اُن کے عقد کی فکر ہوئی مگر کوئی شخص آپ کی مرضی کے موافق دستیاب نہ ہوا چونکہ آپ سید حسینی اور نجیب الطرفین تھے اُسی شب کو آپ نے خواب مین دیکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اشارہ ہے کہ اپنی دختر کا نکاح خواجہ معین الدین چشتی حوکہ خاصان خدا سے ہین اور خاندان رسالت کے دوست ہین اُنکے ساتھ کردو صبح کو آپ نے یہ خواب جناب خواجہ بزرگ سے بیان کیا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ؎

غلام ہمت آن نازنینم کہ کار خیر بے روے ریا کرد

اگرچہ اب میرا سن وسال نکاح کرنے کا نہین ہے مگر جب حضور اقدس کا فرمان ہے تو غلام کو بھی کچھ عذر نہین۔ غرضکہ ۶۳۶ھ مین حضور نے عقد فرمایا۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصے مین خواجہ صاحب کے یہان کئی فرزند تولد ہوئے۔ اور نکاح ہونے کے سات برس بعد خواجہ بزرگ نے اس جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے مراجعت فرمائی۔ تاریخ وصال ۶۔ رجب ۶۳۳ھ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی عمر شریف ۹۷ سال کی ہوئی حضور کے وصال کے بعد شاہان اسلام نے آپ کے روضۂ منورہ پر نذرین روانہ کین اور وہان سے تبرک حاصل کیا خصوصاً اکبر شاہ دہلوی جو سب سے پہلے حضور کا معتقد تھا پاپیادہ روضۂ منورہ پر حاضر ہوا۔ بعد زیارت حضرت سید حسن مشہدی المعروف بہ خنگ سوار کے مزار شریف پر حاضر ہوکے شرف زیارت حاصل کیا۔ عرس شریف حضرت آقائے نامدار قبلہ وارین خواجہ عالم وعالیان خواجہ حسن سنجری اجمیری کا یکم رجب المرجب سے چھٹی رجب المرجب تک ہوتا ہے دور دور سے جان نثاران کوچۂ اجمیر دل وادگان خواجہ مستانہ وار مزار شریف پر حاضر ہوتے ہین

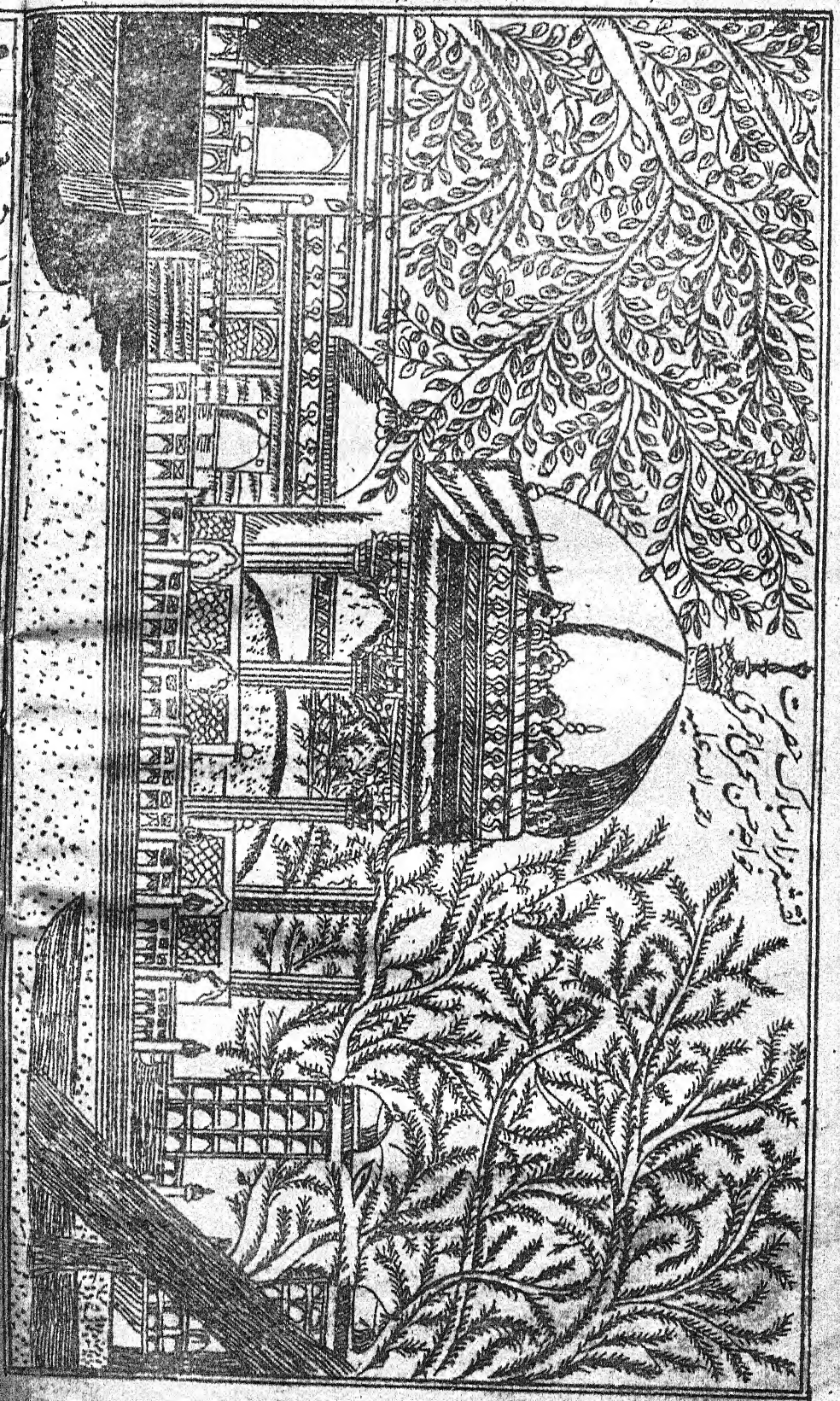

نقشہ مزار مبارک حضرت
خواجہ حسن سجزی
رضی اللہ عنہ

مختصر حـ

بعض بعض
زمانے میں
کے عہد
عین تھے
بزرگوار کی
شریف
بہ سید حـ
عین آ
تھین
اگرچہ حقیـ
امیر کبیر
نیک
ساتھ
ہوئے
ایک
تخت حـ
یہ اختیـ
کر کے
بلند
روشن
کو نجا

مختصر حالات جناب سیادت پناہ حضرت میران سید حسن رحمۃ اللہ علیہ

بعض بعض مورخون نے لکھا ہے کہ جناب میران سید حسن اور جناب خواجہ صاحب ایک ہی زمانے مین تھے لیکن یہ بات بالکل غلط ہے بلکہ جناب سید صاحب محمود شاہ غزنوی کے عہد مین تھے اور خواجہ غریب نواز بعہد سلطان قطب الدین ایبک ۵۶۱ھ مین تھے۔ جناب میران سید حسنؒ جنکا نام نامی سید اصغر حسین بھی تھا۔ آپ کے پدر بزرگوار کا نام سید محمد ابراہیم محدث مشہدی ہے اور آپ کی والدۂ مقدسہ کا اسم شریف بی بی ہاجرہ دختر سید محمد جاندی کی تھین۔ بی بی صاحبہ کے دو برادر مسمے بہ سید محمد تقی و سید محمد تقی آپ اولاد مین حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا کے ہین۔ آپ بہمہ صفت موصوف تھین بلکہ فصاحت و بلاغت مین اپنا نظیر نہ رکھتی تھین۔ سید شہاب آپ کے ماموں تھے جو بوقت جنگ سید صاحب کے ہمراہ تھے اگرچہ حقیقی ماموں نہ تھے مگر اُن کا رشتہ اس طرح واقع ہوا تھا کہ امیر جلال جو ایک امیر کبیر اور سیستان کے رہنے والے تھے اُنکے دو فرزند تھے اور اُن کی ایک دختر نیک اختر کا نکاح سید ابراہیم جو کہ والد جناب میران سید حسین کے تھے اُن کے ساتھ ہوا۔ جب آپ کی عمر شریف کے ۷۰ سال عبادت اور زہد و تقوی مین بسر ہوئے تو واسطے ادائے سنت عقد ثانی کی تیاری ہو رہی تھی کہ اتفاق سے آپ کو ایک بہت بڑی جنگ پر جانے کا اتفاق ہوا اور اُسکی وجہ یہ ہوئی کہ جب پرتھی پال تخت حکومت پر بیٹھا تو یہ راجہ بہت خودسر اور مغرور تھا اور اس نے ایک طریقہ یہ اختیار کیا تھا کہ اپنے قلعہ کو نہایت زیب و زینت کے ساتھ آراستہ کر کے نہایت خوبی سے اُس قلعہ پر روشنی کرنا شروع کی چونکہ قلعہ کے مینار بہت بلند تھے بدین وجہ روشنی کا اثر بہت دور سے معلوم ہوتا تھا ایک درویش روشن علی نے جو کہ واصل بحق تھے اونھون نے بقوت باطنی اُس قلعہ کی روشنی کو بخارا سے ملاحظہ فرمایا غیرت اسلامی نے جوش مارا اور آپ وہان سے واسطے

انسداد کے ہندوستان روانہ ہوئے اور مقام گوکلا گہاٹ مین رونق افروز
ہوکر آپ نے بھی دھونی رمائی دھونی اسلام کا یہ اثر ہوا کہ آتش کفر فوراً بجھ گئی جب
آپ کی تشریف آوری کی شہرت ہوئی تو جوق جوق لوگ آپ کی زیارت کو آنے لگے
اُنھین ایام مین راجہ کا ایک پہلوان مسمے بہ سامنت تالاب انا ساگر پر ہر روز
واسطے نہانے کے جایا کرتا تھا اس عجیب معاملے کو دیکھ کے درویش صاحب
سے استفسار حال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میان فقیرون کے کام مین مت دخل
دو۔ اور جس کام کو جاتے ہو جاؤ۔ اس کافر نے تلوار میان سے کھینچی کہ آپ کو
شہید کرے۔ فوراً شعلہ آگ کا اُس کی طرف چلا کہ اُس کو جلا دے وہ پہلوان
بخوف جان بھاگ گیا۔ آپ نے اس مقام سے اُٹھکے شارع عام پر دھونی رمائی
اس راستے سے ایک خوب صورت لڑکی راجہ کے واسطے دہی لے جایا کرتی
تھی۔ آپ نے اُس سے دریافت کیا کہ تیری ہانڈی مین کیا ہے؟ اُس نے
کہا کہ راجہ کے واسطے دودھی لے جاتی ہون۔ آپ نے پوچھا کہ راجہ اس
دہی کی کیا قیمت دیتا ہے۔ اُس نے کہا کہ دو اشرفی۔ آپ نے دو اشرفیان
اُسے دیکر دہی اُس سے لے لیا۔ اور اُسی وقت قدرے نوش فرماکر اُس کو واپس
کیا اور اپنی اشرفیان طلب کین۔ وہ روتی ہوئی راجہ کے پاس گئی اور تمام
حال راجہ سے بیان کیا راجہ نے حکم دیا کہ جن انگلیون سے اُس فقیر نے
دہی کھایا ہے تراش دو۔ راجہ کے ملازمون نے فوراً تعمیل حکم کی۔ آپ وہان سے
اُٹھے اور کٹی ہوئی انگلی جناب میران سید حسین صاحب کو دکھلا کر تمام حال راجہ
کے ظلم و ستم کا بیان کیا۔ اس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے کہ آپ کے عقد ثانی کا انتظام
ہو رہا تھا۔ جب راجہ کے یہ حالات سُنے تو نکاح کو ملتوی کر کے جہاد پر کمر باندھی۔
حضرت ابوطیب روایت کرتے ہین کہ جب میران صاحب کا قصد جہاد ہندوستان
پر ہوا تو شاہ اسلام سلطان محمود غزنوی کا حکم میرے نام آیا کہ تم ہمارے سردار
الپ خان والی بخارا سے ایک لشکر جرار ہمراہ لیکر بنا بر مدد سید میران صاحب کے

جاؤ۔ لکھا ہے کہ دس ہزار سوار اور بارہ ہزار پیادے میران صاحب کے
ہمراہ تھے مع دس ہزار سوار و پیادے ابوطیب ساتھہ سید شہاب کے ہمدان مین آکر
شامل ہوئے اور ہمدان سے سید علی مع اپنے اقارب کے اور بلخ و بخارا سے
بڑے بڑے نامی پہلوان شامل غازیان اسلام ہوئے۔ چنانچہ ایک بڑی بھاری
فوج شان و شوکت کے ساتھ ہمدان سے ہندوستان کو روانہ ہوئی پہلی جنگ
کوہ ہندی پر ہوئی اور راجہ جیپال نے شکست کھائی۔ جس کے ہمراہ بارہ ہزار
سوار اور کثیر التعداد پیادے تھے۔ جس قدر کافر نواح ملتان مین تھے سب کی
گوشمالی کرتے ہوئے مقام سندھ مین پہونچے۔ وہان بھی لشکر اسلام فتحیاب ہوا
بعدہٗ ملتان کا محاصرہ کیا وہان کا راجہ مسمے بہ آنند میدان جنگ مین مارا گیا
اور اُس کا لڑکا مسمے بہ جمال زندہ لشکر اسلام کے ہاتھ مین گرفتار ہوگیا۔ اور محمد
ابوطیب بھی اُسی مقام پر شہید ہوئے۔ اسی طرح جو کافر بیت خانہ ملتان اُس کو
برباد کرتے ہوئے باشوکت و جاہ لشکر اسلام کہ جس کی تعداد بروایت صحیح
ساٹھہ ہزار سوار اور پچاس ہزار پیادے تھے ہندوستان مین پہونچا۔ اور قلعہ
پربت پر راجہ چندر پال سے ایک سخت مقابلہ ہوا جس کی ہمراہی مین تمام راجگان
ہندوستان شامل تھے۔ یہ فتح ۴۰۰ھ مین ہوئی۔ آخر تمام راجاؤن کو شکست
ہوئی اور لشکر اسلام فتح کرتا ہوا مقام پوکھر مین وارد ہوا۔ اس میدان مین کہین
پانی کا نشان نہ تھا اور وقت نماز ظہر کا آیا جناب کرامت مآب برگزیدۂ بارگاہ
رب العزت حضور میران سید حسن صاحب کو وضو کے واسطے پانی کی ضرورت ہوئی
آپ نے پانی تلاش کرایا۔ جب کہین پانی کا پتہ نہ ملا تو آپ نے اپنا نیزہ زمین پر
مارا فوراً بحکم خدائے ذوالجلال پانی کا چشمہ جاری ہوا۔ اس کے بعد آپ نے وہان
سے کوچ کرکے اجمیر مین بہ مقام تالاب انا ساگر قیام فرمایا۔ اس مقام پر اکثر
سوداگر لوگ سوداگری کا مال لے کے جمع ہوتے تھے۔ جب راجہ کو خبر ہوئی تو راجہ
نے اپنے دونون لڑکون کو واسطے دریافت حالات کے بھیجا۔ جب وہ لڑکے

حضور کے پاس آئے تو گھوڑا خنگ پسند کیا۔ جناب سیادت مآب نے فرمایا کہ یہ گھوڑا خاص ہماری سواری کا ہے ہم کو فروخت کرنا نہین منظور ہے۔ اُنھون نے کہا کہ اور کوئی چیز ہمین پسند نہین ہے۔ اس کے جواب مین آپ نے کہا کہ ایک شرط سے ہم فروخت کرنے کو موجود ہین کہ ہمارا گھوڑا اپنا سم زمین پر مارے اور جس قدر گڑھا زمین مین ہو اُس کو روپئے اشرفیون سے بھر دو۔ اسکی یہی قیمت ہے۔ اُنھون نے یہ قیمت منظور کی اور راجہ سے سب حال بیان کیا۔ راجہ نے اپنا خزانہ روانہ کیا اور گھوڑے نے اپنا سم زمین پر مارا فوراً گڑھا ہو گیا اور جسقدر خزانہ وہ اپنے ہمراہ لائے تھے سب اُس مین ڈالا گیا مگر وہ پُر نہ ہوا۔ اُس وقت آپ نے فرمایا کہ دوسری شرط یہ ہے کہ یہ گھوڑا تمام گھوڑون کا سردار ہے۔ تم اسکو لے جاؤ۔ اگر یہ تمہارے یہان سے ہمارے یہان چلا آوے گا تو ہم واپس نہ دینگے۔ اُنھون نے اس شرط کو بھی منظور کیا اور اپنے ہمراہ گھوڑے کو لے گئے رات کو بہت حفاظت سے رکھا مگر صبح کو وہ گھوڑا وہان نہ تھا بلکہ اپنی جگہ واپس آگیا تب وہ لوگ بہت پشیمان ہوئے اور خیال کیا کہ یہ لوگ سوداگر نہین ہین بلکہ مقابلہ کو آئے ہین۔ اس وقت وہ لوگ طالب امان ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ یا تو دین اسلام قبول کرو یا مقابلے کو آمادہ ہو جاؤ۔ راجہ نے کہا کہ اگر آپ تالاب آسا ساگر کا بند تیار کر دین تو ہم لوگ مسلمان ہو جائین۔ حضور نے فرمایا کہ جس قدر آٹا اور گاے بیل تم سے فراہم ہو سکین حاضر کرو۔ راجہ نے اُسی وقت صدہا من آٹا اور ہزارون بیل و گاے حاضر کین۔ آپ نے ہمراہیون کو حکم دیا کہ ان سب کو فوج کر کے ہڈیان جہان پر بند بنانا منظور ہے جمع کر دو۔ ہمراہیون نے فوراً تعمیل حکم کی۔ راجہ کو جب اس کی خبر ہوئی تو بہت پریشان ہوا اور حضور کی خدمت مین حاضر ہوا تو جناب سید یران صاحب سے عرض کیا کہ آپ نے بند تیار کر دیا۔ حضور نے فوراً بند کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تیار ہے راجہ نے کہا کہ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ بند پانی مین نہ

ٹوٹے گا۔ آپ نے فوراً آسمان کی طرف توجہ کی قدرت خدا سے اس قدر پانی برسا کہ بند کے اوپر پانی آگیا مگر بند کو کچھ نقصان نہ پہونچا۔ اُس وقت راجہ نے کہا کہ اگر آپ اپنی بھلائی چاہتے ہین تو جس قدر بیل اور گاے آپ نے ذبح کی ہین سب کو زندہ کر دیجیے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر تم روشن علی درویش کی اُنگلی جوڑ دو تو مین بحکم خدا تمہارے بیلون کو زندہ کر دون گا۔ راجہ کو سخت ندامت ہوئی اور قلعہ مین پہونچکر جنگ کی تیاری کرنے لگا۔ ادہر لشکر اسلام پہلے ہی سے آمادہ بہ جنگ تہا۔ دونون لشکرون مین مقابلہ ہوا جس وقت آپ قریب قلعہ پہونچے تو راجہ نے بزور سحر ایک ٹکڑا پہاڑ کا آپ پر روانہ کیا۔ جب آپ نے اُس ٹکڑے کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اگر تو بحکم خدا آیا ہے تو میری گردن حاضر ہے اور اگر کسی غیر کا فرستادہ ہے تو ٹھہر جا فوراً وہ ٹکڑا ہوا مین معلق ہو گیا۔ چنانچہ کاتب الحروف نے وہ ٹکڑا ہوا مین معلق دیکھا ہے اور راجہ بھاگ کے قلعہ بند ہو گیا۔ لکھا ہے کہ تارہ گڈھ کا قلعہ ۷۰ کوس بلندی پر واقع تہا۔ جب آپ نے اُسکی بلندی ملاحظہ فرمائی تو اپنے رہوار کو اشارہ کیا۔ آپ کے گھوڑے نے اپنا پاؤن اس زور سے زمین پر مارا کہ نصف بلندی پہاڑ کی زمین مین دھس گئی۔ اور غازیان اسلام قلعہ توڑ کے اندر گھس گئے۔ بمقام سبل گڑھ جہان راجہ کا مکان تھا مسلمان در آئے غرضکہ تمام کفار کو بنیست نابود کر دیا اور سید محمد تقی و سید محمد نقی بھی اُس روز شہید ہوئے۔ آپ کا مزار مبارک اُسی مقام پر گنج شہیدان مین زیارت گاہ خلق ہے۔ روشن علی درویش بھی وہین شہید ہوئے۔ ۹ رجب المرجب کو صاحبان مذکور کا عرس ہوتا ہے۔ سید میران صاحب مصروف کارزار تھے جب کفار نے دیکھا کہ آپ کی تلوار سے کسی طرح مفر نہین ہے تو ایک حسین اور نازنین عورت حضور کے پیش نظر کی۔ آپ نے اپنے رُخ مبارک پر نقاب ڈال لی۔ کفار کو یہ موقع غنیمت ہاتھ آیا ہر چہار طرف سے نرغہ کر کے حضور کو بھی

اُسی جگہ شہید کیا اور لاشین اُس مقام پر بے گور و کفن پڑی رہین۔ جب دوسرا لشکر مسلمانون
کا وہان پر آیا تب وہ لاشین دفن ہوئین اور پھر مقابلہ شروع ہوا یہان تک کہ دوسرا
لشکر بھی اُسی جگہ شہید ہوا تب حضرت سید علی ہمدانی اور جو عزیز اُن کے ہمراہ آئے تھے
اُسی جگہ مقیم ہوئے۔ اور جاروب کشی اُن فرارات کی کرتے رہے۔ اُن حضرت کی اولاد سے
پانچسو گھر آباد ہین صرف تین گانون درگاہ شریف سے اُن لوگون کو ملے ہین اور جو
مسلمان کہ زیارت کے واسطے جاتے ہین وہ کچھ اُن حضرات کی خدمت کرتے
ہین۔ چند نفر دوسرے لشکر کے واپس گئے اور تمام حالات یہان کے سلطان محمود غزنوی
سے بیان کیے۔ سلطان نے ایک لشکر جرار واسطے سرکوبی کفار کے تیار کیا اور
طرف ہندوستان کے مراجعت فرمائی۔ غزنین سے لیکر سمندر کے کنارے تک تمام
کفار ناہنجار کا خاتمہ کر دیا۔ ہندوستان مین جو سب سے بڑا بت خانہ سومنات کے
نام سے مشہور تھا بعد بہت بڑی جنگ کے اللہ پاک نے اُسپر غازی محمود غزنوی کو
فتح عنایت فرمائی۔ لکھا ہے کہ جس وقت سلطان محمود غزنوی نے سومنات فتح کیا تو خود
سلطان بہ نفس نفیس اُس بت خانے کے ملاحظے کو تشریف لے گئے جب بت خانے
کے اندر کی کیفیت ملاحظہ فرمائی تو سلطان کو بہت بڑا تعجب ہوا بعدہٗ سلطان نے
سجدۂ شکر ادا کیا کہ ایسا عظیم الشان بت خانہ اللہ پاک نے میرے ہاتھ پر فتح کیا۔
جب سلطان اندر تشریف لے گئے تو ہزارون برہمن اُس وقت بت خانے مین
موجود تھے سب نے اتفاق کر کے سلطان کے گھوڑے کے قدمون پر سر
رکھدیا اور عرض کی کہ حضور جس قدر روپیہ چاہین ہم سے وصول فرمالین مگر اس
بت خانہ اور اس بت کو نہ توڑین یہان تک کہ اُس بت کے ہموزن سونا
اور چاندی دینے کو تیار تھے اور سلطان کے وزیر کو خوشامد کر کے آمادہ کیا کہ
سلطان کو اس بت کے توڑنے کی راے نہ دے۔ جب وہ لوگ اس قدر
معاوضہ دینے کو تیار ہوئے تو سلطان نے وزیر سے راے دریافت کی۔ وزیر
نے عرض کیا کہ روپیہ خزانۂ عامرہ سے بہت خرچ ہو چکا ہے اور بالفعل روپیہ کی

ضرورت بھی ہے اگر حضور اس قدر معاوضہ لیکر یہ بُت اُن لوگون کو عنایت فرمادین تو مناسب ہوگا۔ سلطان نے یہ بات سُنکر مُنہ اپنا وزیر کی طرف سے پھیر لیا اور بسم اللہ کہکر اپنے دست مبارک سے ایک گرز اُس بُت کے سر پر لگایا کہ وہ پاش پاش ہوگیا جس قدر روپیہ وہ لوگ اُس کے معاوضے مین دیتے تھے اللہ پاک نے اپنے فضل سے اُس رقم سے زیادہ اُس بُت کے شکم سے سلطان کو عنایت فرمایا۔ تب سلطان نے وزیر سے کہا کہ اگر مین تمہاری صلاح اختیار کرتا تو قیامت مین بُت فروش کے نام سے پکارا جاتا۔ اور اب بفضلہ بُت شکن کے نام سے پکارا جاؤن گا۔ وزیر یہ کلام سُنکر شرماگیا اور معافی کا خواستگار ہوا۔

کہتے ہین یہ بُت قد و قامت مین بہت بڑا تھا۔ اور ہوا مین معلق تھا اور وجہ یہ لکھی ہے کہ ہر چہار طرف سے مقناطیسی لاگ لگاکر اسکو کھڑا کیا تھا اور مقناطیس ہی کی وجہ سے ہوا مین معلق تھا۔ اسی وجہ سے یہ بُت تمام ہندوستان کے بتون سے زیادہ باوقعت خیال کیا جاتا تھا۔ جب سلطان واپس گئے تو کفار نے تھوڑی مدت کے بعد دوبارہ یورش کی اور پھر اپنا عمل کرلیا مگر جب زمانہ راجہ پتھورا کا آیا تو اُس نے دوبارہ اجمیر کو آباد کیا اور ہزارہا بُت خانے اُسی شان سے تعمیر کرائے۔ حتےٰ کہ سلطان محمد غوری نے ہندوستان پر فوجکشی کی اور اُس کو اور اُس کے تمام بُت خانون کو غارت اور برباد کردیا جیسا کہ اوائل کتاب مین تحریر ہوچکا ہے۔

حالات تالاب اناساگر

بعض نے لکھا کہ تالاب اناساگر کو قریب آٹھ سو برس کے ہوئے کہ اناديو نے جو سارنگ دیو کے بعد اجمیر کے راج کا مالک ہوا تو اُس نے اپنے نام سے مرمت کراکے اُس کا نام اپنے نام پر اناساگر رکھا۔ ایام بارش مین اس کا دور چھ میل کا ہوجاتا ہے۔ اس تالاب کا طول چھ سو گز اور عرض سو گز کا ہوا ہے۔ اس کاتب الحروف نے بھی یہ تالاب دیکھا ہے۔

ڈھائی دن کا جھونپڑا جسکو ڈھائی دن کی مسجد بھی کہتے ہین

راجہ اندرسین نے یہ بُت خانہ تیار کیا تھا۔ ہزارون بُت اسکے اندر موجود تھے جب سلطان شہاب الدین نے اس بُت خانے کو ۵۹۵ھ مین فتح کیا تو حکم دیا کہ جلد یہ بُت خانہ توڑکے مسجد بنائی جائے مین نماز جمعہ اس مسجد مین پڑھون گا فوراً بُت خانہ توڑکے مسجد بنائی گئی مگر اس قدر حیثیت تبدیل کی گئی کہ درمیانی محراب توڑکر اس مین بخط طغرا آیات کلام مجید کندہ کی گئین۔ لکھا ہے کہ یہ بُت خانہ ڈھائی دن مین فتح ہوا اسی وجہ سے ڈھائی دن کی مسجد کہلائی۔ ۲۱۔ جمادی الآخر ۵۹۵ھ مین یہ مسجد بنائی گئی اور ماہ ذی الحجہ ۵۹۵ھ تک اس کی تعمیر ہوتی رہی مسجد کے شمالی جانب ہزارہا بُت اب تک پڑے ہوئے ہین۔ اس کاتب الحروف نے بھی اس مسجد کو دیکھا ہے۔ زائرین روضۂ منورہ کے یہ مقام ضرور قابل دید ہے۔

تالاب بیلہ

یہ تالاب اجمیر شریف مین جانب شرقی واقع ہے راجہ بلدیو نے اسکو بنایا تھا اور صدہا بُت خانے اس کے گرد تھے جنکو سلطان محمود غزنوی نور اللہ مرقدہٗ نے اپنے دوران جہاد مین برباد کر دیا۔ اور دوبارہ سلاطین غور نے اسکو بالکل نیست نابود کر دیا۔ یہ تالاب مثل انڈے کے واقع ہے اور قریب اسٹیشن ریلوے جو سرائے کھود کر بنایا گیا ہے موجود ہے اور کاتب الحروف نے بھی دیکھا ہے۔

حالات تارہ گڑھ

تاریخ اہل ہنود سے ثابت ہے کہ اس پہاڑ کو جس کے نیچے اجمیر شریف آباد ہے ارولی پربت کہتے ہین۔ زبان سنسکرت مین آرول بمعنی عمر کے ہے اس لیے اس کو عمر کا پہاڑ کہتے ہین جو آبادی سابق مین اس مقام پر تھی اسکو آدمیر کہا کرتی تھی۔

دہائی دن کی مسجد جسکو دہائی دن کا جھونپڑا بھی کہتے نقشہ متعلقہ صفحہ ۲۶-

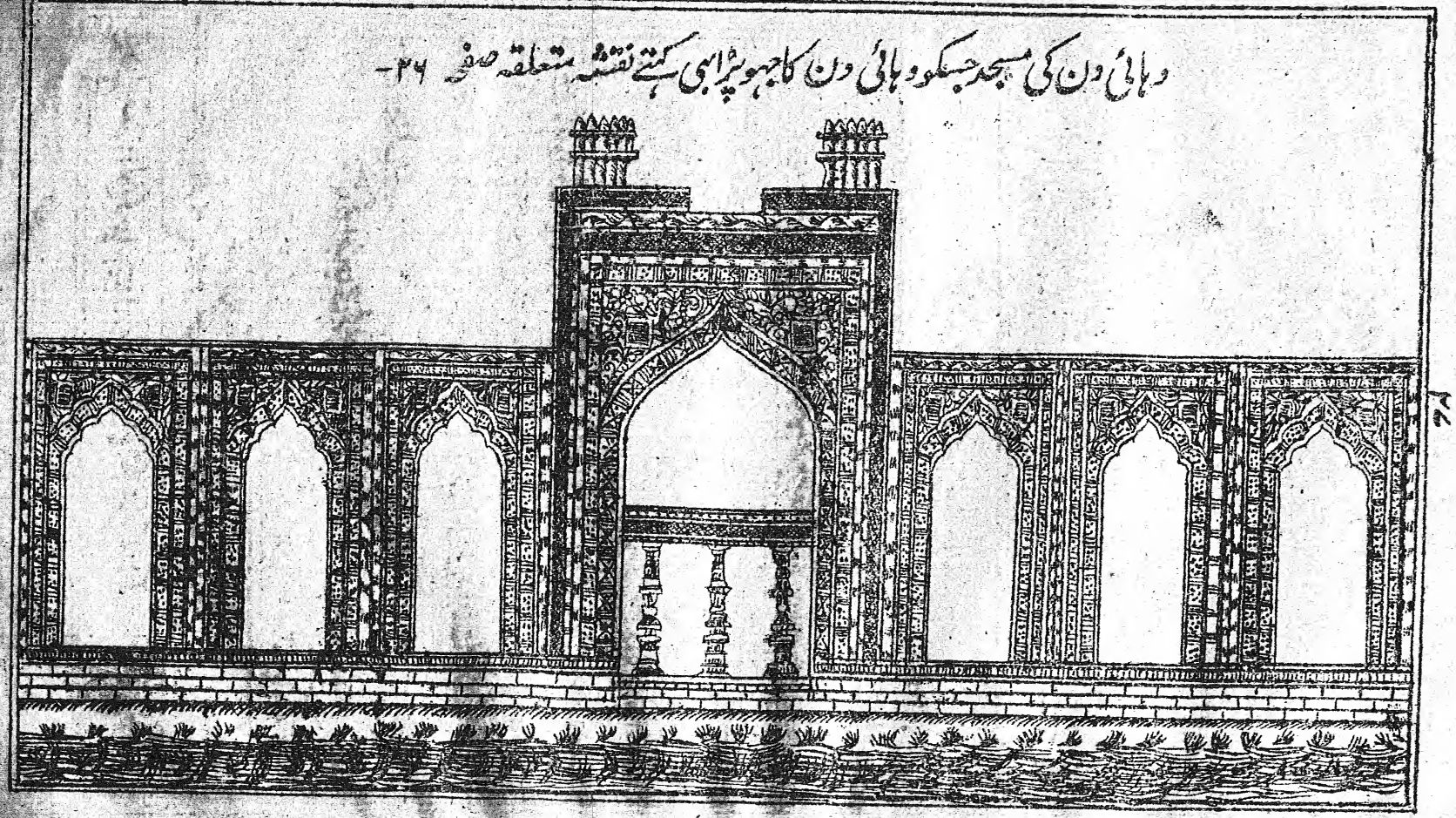

غالباً گثرت استعمال سے اجمیر ہو گیا۔ مورخین نے لکھا ہے کہ بالؔ سنگرویو کا بھائی جو راجہ رامچندر کے لشکر کا سردار تھا اُس کی عورت مسمّاے بہ تارہ نے ایک قلعہ اریلی پربت پر اپنے نام پر آباد کیا تھا اگرچہ زمانہ کئی لاکھ برس کا گزرا اور جہان تک غور کیا جاتا ہے سوائے مبالغہ کے اور کچھ نہین معلوم ہوتا مگر اس کی قدامت مین کسی کو کچھ عذر نہین۔ کتاب اخبار الاخیار مین جو ایک مستند کتاب ہے لکھا ہے کہ ہندوستان مین جو دیوار قلعہ کی سب سے پہلے بنائی گئی وہ تارہ گڑھ کی دیوار تھی چنانچہ شہر پناہ آج تک بنی ہوئی ہے اور اس کاتب الحروف نے بھی دیکھی ہے

شجرۂ عالیہ چشتیہ

راقم الحروف دعوی کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ جو صاحب جس غرض کے واسطے یہ شجرہ ورد کرین گے اللہ پاک اُنکو کامیاب فرمائے گا۔

اے مرے خالق تو ذاتِ کبریا کے واسطے — رحم کر مجھ پر محمد مصطفےٰ کے واسطے
مین ہوا ہون سخت زار و بند محنت مین اسیر — کھول دے مشکل علی مرتضےٰ کے واسطے
خواجۂ بصری حسن کا نام لاتا ہون شفیع — شیخ عبدالواحد اہل بقا کے واسطے
فضل کر مجھ پر طفیل خواجۂ ابن عیاض — شاہ ابراہیم بلخی بادشاہ کے واسطے
حضرت خواجہ حذیفہ کے لیے رحم کر — پھر ہبیرہ بصری صاحب ہدیٰ کے واسطے
خواجۂ ممشاد کی خاطر مرا دل شاد کر — شیخ ابو اسحاق قطب چشتیہ کے واسطے
خواجۂ ابدال احمد بو محمد مقتدا — خواجۂ یوسف صاحب ہدیٰ کے واسطے
خواجۂ مودود حق آور خواجۂ حاجی شریف — خواجۂ عثمان اہل اقتدا کے واسطے
والی ہندوستان خواجہ معین الدین حسن — شیخ قطب الدین قطب الاتقیا کے واسطے

طریق نماز تہجد و ذکر و وظیفہ بعد نماز صبح

طالب مقصود الٰہی کو چاہیے کہ رات کو کھانا شکم سیر ہو کر نہ کھائے اور آخر شب مین

تہجد ادا کرے مراد آخر شب سے یہ ہے کہ جب دو حصہ رات گذر کر ایک حصہ باقی رہے تو نیند سے اٹھے اور حوائج ضروری سے فراغت کر کے بعد وضو نماز تہجد اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین بار بارہ رکعت ساتھ چھ سلاموں کے اگرچہ نماز تہجد کے مختلف طریق ہیں مگر سب میں آسان یہی طریقہ ہے بعد ختم نماز گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص اول و آخر درود شریف تین تین بار پڑھے اور ثواب اس کا بروح پیران شجرہ بخشے اور ذکر شروع کرے۔ لا معبود ایک سو ایک مرتبہ اور لا مقصود ایک سو ایک مرتبہ لا محبوب ایک سو ایک مرتبہ اور لا موجود تین سو تین مرتبہ اور الا اللہ دو سو مرتبہ یکبار اسم ذات کی (ھ) کو پیش کے ساتھ کہیں اور اللہ اللہ ہو چار سو مرتبہ اسکو ذکر بارہ تسبیح کہتے ہیں طریقہ یہ ہے کہ مربع[1] بیٹھے داہنے انگوٹھے اور اسکے پاس کی انگلی سے رگ کباس[2] کو مضبوط پکڑے دونوں ہاتھ زانو پر رکھے اس طرح کہ انگلیوں کی گشادگی سے لفظ اللہ پیدا ہو۔ سر کو قلب[3] کے مقابل لا کر لا الہ کہتے ہوئے داہنے کندھے تک لاوے اور تصور لا معبود کا کرے یعنے قلب سے اور کندھے تک یہ خیال لازم ہے کہ کوئی معبود نہیں اور جب الا اللہ کی ضرب قلب پر لگاوے تو خیال رہے کہ اللہ ہی میرا معبود ہے اسی طرح لا مقصود اور لا محبوب اور لا موجود بھی خیال کرنا چاہیے۔ جب اس سے فراغت ہو جاوے تو دو زانو بیٹھکر الہ اللہ کی ضرب دو مرتبہ دمبدم قلب پر ضرب لگائے بندہ ہم ذات اللہ کو ناف کے مقام سے زور کے ساتھ سر کی طرف کھینچے اور قلب پر اللہ ہو کی ضرب کرے اس طرح ایک مرتبہ اسم ذات کو قلب سے کھینچے اور اللہ ہو کو ناف پر ضرب کرے اور ایک مرتبہ ناف سے اٹھاوے قلب پر ضرب لگائے۔

---

[1] جسے پالتی سے بیٹھنا کہتے ہیں۔ [2] ایک رگ ہے ٹخنے کے نیچے۔
[3] قلب بائیں پستان کے دو انگل نیچے کو واقع ہے۔
[4] اصطلاح صوفیہ میں ناف کو قلب نیلوفری اور دل کو قلب صنوبری کہتے ہیں۔

چار سو چار مرتبہ بعد فراغت ذکر مراقبہ کرے طریقہ یہ ہے کہ حضور قلب کے ساتھ
دو زانو بیٹھے اور نظر باطنی قلب پر جما کر خیال کرے کہ میرے قلب پر اسم شریف
اللہ ہر چہار طرف حلقہ کیے ہوئے ہے اور رنگ قلب کا سنہرا ہے مگر
پاس انفاس کرتا جاوے۔ طریقہ اُس کا یہ ہے کہ سانس اندر جاوے تو
اسم پاک اللہ کے ساتھ اور جب باہر آوے تو اسم شریف اللہ ہُو جاری
ہو تا نماز فجر جب وقت نماز کا آوے تو قبل سنت کے دو رکعت صلوٰۃ
الاولیاء اس طریق سے ادا کرے کہ رکعت اول مین سورۂ فاتحہ سات بار
سورۂ کافرون ایک مرتبہ۔ رکعت دوم مین سورۂ فاتحہ سات بار اور سورۂ
اخلاص ایک بار بعد سلام کے مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات کرے کہ
خداوندا محبت اپنی میرے قلب مین عنایت فرما۔ اُس کے بعد نماز فجر سے
فراغت کرے اور یا ہادی یا رشید ایک سو ایک مرتبہ یا شیخ عبد القادر
جیلانی ایک سو ایک مرتبہ۔ کلمہ تمجید ایک سو ایک مرتبہ پڑھکر دعا کرے کہ
خدایا میرے قلب کو وسواس شیطانی سے محفوظ رکھ۔ ازان بعد ابیات
شجرہ پڑھکر نماز اشراق ادا کرے طریقہ اُس کا مشہور ہے بعدہ کلام مجید
کلمہ طیبہ جس قدر ممکن ہو پڑھے اور بعد نماز ظہر درود شریف جو خاص سلسلہ
چشتیہ مین رائج ہے ورد کرے۔ وہ درود شریف یہ ہے صلے اللہ علیہ علیک یا
محمدؐ وصف اس درود شریف کا احاطۂ تحریر سے باہر ہے بعد نماز عصر لا الٰہ الا
اللہ الملک الحق المبین لیس کمثلہ شیٔ علے کل شیٔ قدیر ایک سو مرتبہ پڑھکر
مغرب تک مراقبہ کرے بعد نماز مغرب دو رکعت نماز حفظ الایمان پڑھے
رکعت اول مین بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص سات مرتبہ۔ اور رکعت ثانی
مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ فلق ایک مرتبہ پڑھکر ابیات شجرہ پڑھے اور
ثواب اُس کا بہ روح پُرفتوح پیران شجرہ کے بخشے۔ کلمہ طیبہ جس قدر امکان
مین ہو پڑھے۔ بعد نماز عشا کے سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ اور کلمۂ تمجید دس مرتبہ

اور درود شریف ایک سو ایک مرتبہ ولا الہ الا اللہ الحکیم الکریم ایک سو ایک مرتبہ اور سورۂ مرسل نو مرتبہ ورد کرے اور سورۂ فاتحہ تمام دن رات مین ایک سو چالیس مرتبہ ضرور پڑھے و سورۂ لایلاف ایک سو ایک مرتبہ اور سورۂ ارائت الذی ایک سو ایک مرتبہ اور سورۂ کوثر ایک سو ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص ایک سو چھیں مرتبہ اور سورۂ فلق پچھتر مرتبہ اور سورۂ ناس ستر مرتبہ اور یا وہاب ستر مرتبہ اور بعد ادای زکوۃ چل کاف پندرہ مرتبہ ہر روز وظیفہ کرے اور یٰسین شریف ایک مرتبہ بعد ادائے زکوۃ ورد کرے۔ جب کوئی ضرورت پیش آئے ان ہی اوراد کے ذریعہ سے اپنی حاجت کو بدرگاہ قاضی الحاجات رجوع کرے انشاء اللہ مشکل اُسکی آسان ہوگی۔

مناجات خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ حسن سنجری ثم اجمیری رحمہ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لا الہ الا اللہ بزرگی و جباری لا الہ الا اللہ رحیم و غفاری لا الہ الا اللہ مرا بخلق نہ گزاری لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ الٰہی بحرمت و برکت یکصد و چہاردہ سورۂ قرآن۔ الٰہی بحرمت و برکت شش ہزار شش صد و شش آیہ قرآن۔ الٰہی بحرمت و برکت ہفتاد و شش ہزار و ہشتاد و شش کلمات قرآن الٰہی بحرمت و برکت حروف مقطعات قرآن۔ الٰہی بحرمت و برکت سہ صد و بست و یک لکھہ و یک ہزار و شش صد و نود و نہ حروف قرآن۔ الٰہی بحرمت و برکت نود و نہ نام باری تعالے۔ الٰہی بحرمت و برکت ملائکہ مقربین۔ الٰہی بحرمت و برکت اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ الٰہی بحرمت و برکت سادات۔ الٰہی بحرمت و برکت سہ صد مرد اتقیا۔ الٰہی بحرمت و برکت ہفتاد مرد نجبا الٰہی بحرمت و برکت چہل مرد ابدال۔ الٰہی بحرمت و برکت ہفت مرد اوتاد۔ الٰہی بحرمت و برکت یک مرد غوث۔ الٰہی بحرمت و برکت یک مرد قطب۔ الٰہی بحرمت و برکت جمیع علماء و فضلا

الٰہی بحرمت برکت زہاد وعباد الٰہی بحرمت وبرکت شہدائے اُمت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت وبرکت جمیع مشائخان طریقت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین خداوند ملکا بادشاہا مہمات دینی ودنیوی من بندہ را بنظر خود راست آر۔ باجمیع مسلمانان آمین۔ یارب العالمین سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ تعالےٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین۔ آمین۔ یارب العالمین۔

نسب نامہ پدری

صاحب سیر الاقطاب ودیگر صاحبان تاریخ نے حضور کا نسب نامہ پدری اس طرح تحریر فرمایا ہے کہ حضرت خواجہ بزرگ کے والد ماجد کا نام نامی واسم گرامی حضرت سید غیاث الدین احمد تھا۔ سید غیاث الدین بن سید کمال الدین بن سید احمد حسین بن سید طاہر بن سید عبد العزیز بن سید ابراہیم بن حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام بن سید امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بن سید امام جعفر صادق علیہ السلام بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام بن سیدنا ومرشدنا امام ہمام حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت مظہر العجائب والغرائب مطلوب کل طالب ذی المناقب والمفاخر اسد اللہ الغالب امیر المومنین وامام العالمین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔

نسب نامہ مادری

صاحبان تاریخ نے حضور خواجہ عالم وعالمیان کا شجرۂ مادری اس طرح تحریر فرمایا ہے کہ حضور کی والدۂ مکرمہ ومعظمہ کا نام نامی واسم گرامی ام الورع بنت حضرت سید داؤد بن حضرت سید عبد اللہ حنبلی بن حضرت سید یحییٰ زاہد بن حضرت سید محمد مورث بن حضرت سید داؤد بن حضرت سید موسیٰ جون بن حضرت سید

عبد اللہ محض بن حضرت سید حسن مثنی بن حضرت امام ہمام امام حسن علیہ السلام بن حضرت مظہر العجائب والغرائب حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

طریق زیارت قبور

عوام مومنون کی زیارت قبور یون ہے کہ قبلہ کی طرف پشت کرے میت کے سینہ کی طرف مُنہ کرے ایک بار سورۂ فاتحہ و تین بار قل ہو اللہ اور تین مرتبہ درود شریف پڑھکر بطفیل حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس کا ثواب بخشے۔ اور جب گورستان مین آئے یہ الفاظ کہے السلام علیکم یا اہل القبور۔ خواہ یہ کہے السلام علیکم اہل الدیار من المومنین والمسلمین یغفر اللہ لنا ولکم وانا انشا اللہ بکم للاحقون اور جو کسی بزرگ و صلحاے کا مزار شریف ہو تو مُنہ اُس کے سینہ کی طرف کرکے بیٹھے اور اکیس مرتبہ چار ضربون سے یہ کہے سبوح و قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح۔ اور تین بار سورۂ انا انزلناہ پڑھے اور دل کو سب خطرون سے خالی کرکے اُس بزرگ کے سینے کے سامنے کرے۔ اس طرح اُس بزرگ کی روح کے برکات اس زیارت کرنے والے کے دل مین پہونچین گے

طریق استمداد

استمداد کا طریق یہ ہے کہ جو بزرگ و اولیاء اللہ مشہور ہین اُن سے اس طرح استمداد چاہیے کہ سرہانے مزار شریف کے اوپر اُنگلی رکھکر سورۂ بقر مفلحون تک پڑھے پھر پائتین اُنگلی رکھکر آمن الرسول آخر سورہ تک پڑھے اور زبان سے کہے کہ یا حضرت مین اللہ تعالے سے فلان کام کے واسطے جناب الہی مین التجا کرتا ہون۔ حضور بھی میرے واسطے دعا فرمائین اور شفاعت مین میری مدد کرین پھر رو بقبلہ ہوکے خدا تعالے سے دعا مانگے۔

کرامت نامہ خواجہ غریب نواز

کرامتین آپ کی بیشمار ہین۔ انسان کی مجال نہین کہ جو احاطہ تحریر مین لائے نقل ہے ایک روز آپ طواف بیت اللہ مین مشغول تھے کہ ندائے غیب ہوئی کہ اے معین الدین ہم نے تم کو قبول کیا جو دعا تم کرو ہم اُسکو قبول فرمائین۔ آپ نے عرض کیا کہ خدایا میرے سلسلے مین جس قدر مرید ہون اُن کی مغفرت فرما حکم ہوا کہ قیامت تک جو تمہارے سلسلے مین داخل ہوگا اُس کی مغفرت کی۔ آپ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور حج سے فراغت کی اور اپنے قیامگاہ پر واپس تشریف لائے۔ نقل ہے کہ آپ کے باورچی خانے مین اس قدر برکت ہوا کرتی تھی کہ تمام شہر کے فقرا و مساکین آسودہ ہوکر کھانا کھاتے اور جب خادم کو خرچ کی ضرورت ہوتی تو وہ خدمت مین عرض کرتا حضور مصلے کا گوشہ اُٹھا کر عنایت فرما دیتے۔ نقل ہے کہ حضور کی خدمت فیضدرجت مین جو شخص تین دن حاضر ہوتا ولی کامل یا مومن صادق ہو جاتا۔ ایک شخص نہایت فاسق و فاجر حضور عالی کی یہ کرامت سُن کر حاضر ہوا۔ آپ نے اُس کو توبہ کرا کر مشرف بہ سعیت فرمایا وہ شخص تین دن مین خاصان خدا سے ہوگیا۔ غزل۔

پھرے زمانے مین چار جانب نگار یکتا تمھین کو دیکھا
حسین دیکھے جمیل دیکھے ولیک تم سا تمھین کو دیکھا

اگرچہ اس گلشن جہان مین ہزارون گل ہین برنگ دیگر
مگر بہ خوشبوے روح پرور صدا مہکتا تمھین کو دیکھا

فلک پہ ہین مہر و ماہ روشن زمین پہ ہین شاہدان پرفن
مگر بناز و ادا سے شیرین عزیز دلہا تمھین کو دیکھا

حبیب محبوب خاص نیروان جمیل مقبول فخر خوبان
وہ جن کو کہتے ہین جان جانان تمھین کو دیکھا تمھین کو دیکھا

زمین پہ احسام جن کے مفتون فلک پہ اجرام جنکے شیدا
بشر اس انداز و اس ادا کا تمہین کو دیکھا تمہین کو دیکھا

نقل ہے۔ ایک روز جناب خواجہ صاحب کا گزر ایک بت خانے مین ہوا۔ وہان سات نفر متمول بیٹھے ہوئے تھے جب حضور پر ان لوگون کی نظر پڑی فوراً قدمون پر گر کے مسلمان ہو گئے نقل ہے حضور کے دوران قیام اجمیر مین جو حاجی بیت اللہ شریف سے واپس آتے وہ بیان کرتے کہ ہم نے حضور خواجہ صاحب کو بیت اللہ شریف مین دیکھا۔ حضور کے خدام کہتے کہ خواجہ صاحب نے ایک دن بھی اجمیر سے باہر قدم نہین نکالا۔ بعد تھوڑے عرصے کے معلوم ہوا کہ حضور روزانہ بیت اللہ شریف کے طواف کو تشریف لے جایا کرتے ہین۔ نقل ہے۔ جناب خواجۂ عالم و عالمیان نے دو مرتبہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ سے ملاقات کی۔ بار اول حضرت سرکار غوثیہ نے فرمایا کہ یہ حضرت مقتدائے مشائخان عظام و مشاہیر اولیاء کرام سے ہو گئین۔ اور بار دوم کو وہ جو دی پر ملاقات ہوئی تو حضور خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ یا حضرت کچھ نکات تصوف کے ارشاد فرمائیے۔ سرکار غوثیہ نے فرمایا کہ اس بیان کے واسطے تخلیہ کی ضرورت ہے۔ خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ مجکو تخلیہ مین دو سبب مانع ہین۔ اول یہ کہ اگر حضرت پیر و مرشد کو اطلاع ہو گئی تو شاید حضور کو کچھ اور خیال ہو۔ اور دوم یہ کہ یہ جماعت دو حال سے خالی نہین یا محرم اسرار یا نا محرم۔ اگر محرم ہین تو محرم سے پردہ کیا اور اگر نا محرم ہین تو وہ اس نعمت سے بہرہ یاب ہو جائین گے۔ سرکار غوثیہ نے اس جواب پر سکوت فرمایا بعدہٗ خواجہ بزرگ نے ایک حجرہ اس مقام پر تعمیر کرایا اور چندے وہان قیام پذیر رہے۔ چنانچہ وہ حجرہ اب تک وہان موجود

اور زیارت گاہ خلایق ہے۔ نقل ہے بغداد شریف مین سات شخص نصرانی بہت ریاضت و مجاہدی کیا کرتے تھے۔ اور بعد گزرنے چھ ماہ کے ایک نوالہ روٹی کھاتے۔ لوگ اُن کے بہت معتقد تھے۔ اور یہ اشخاص آیندہ کی خبرین بیان کیا کرتے تھے۔ ایک روز ان لوگون کا گزر حضور خواجہ صاحب کی خدمت مین ہوا۔ آنجناب نے جیسے ہی اُن کی طرف ملاحظہ فرمایا فوراً ہیبت حق ان حضرات پر طاری ہوئی۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تم لوگ سوائے خدائے عزوجل کے آگ کی پرستش کیون کرتے ہو؟ ان لوگون نے جواب مین عرض کیا کہ قیامت مین شائد ہم کو آگ سے کام پڑے تو یہ ہماری خدمت کا خیال کرے گی۔ حضور نے فرمایا کہ تم لوگ اگر خدائے تعالے کی عبادت کرو تو بھی آگ تم پر کارگر نہ ہوگی۔ اور اگر خداوند عالم کی عبادت سے تم کو پرہیز ہوگا تو ضرور تم کو آگ سے نقصان ہوگا۔ انہون نے کہا کہ اگر حضور پر آگ کچھ اثر نہ کرے تب ہم کو یقین آئے۔ آپ نے فرمایا کہ میان ہم تو نہین ہین۔ ہماری پاپوش کو بھی آگ نہین جلا سکتی۔ یہ فرما کر آنجناب نے پاپوش شریف آگ مین ڈال دی۔ تھوڑی دیر کے بعد جب خادمون نے نعلین مبارک آگ سے نکالی تو کہین دھبہ تک نہین آیا تھا۔ پس وہ لوگ حضور کی یہ کرامت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بعد حصول دولت اسلام حضور نے ان لوگون کو زمرۂ مریدان مین داخل فرما کر واصل بحق فرمایا۔ نقل ہے سردار دو جہان آقائے نامدار معین الملت والدین حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ہر روز ایک قرآن ختم فرمایا کرتے تھے۔ اور جب آپ ختم فرماتے ہاتف غیب ندا کرتا کہ اے معین الدین تمہارا قرآن ختم کرنا ہم نے قبول فرمایا۔ نقل ہے کہ حضور خواجۂ عالم و عالمیان حضرت خواجہ حسن سنجری ثم اجمیری نے ستر برس تک رات کو آرام نہین فرمایا۔ کبھی پہلوے مبارک

زمین سے مس نہین ہوا۔ حضور ہمیشہ باوضو رہا کرتے تھے۔ اور چشم مبارک ہمیشہ بند رہا کرتی تھی جب حضور چشم مبارک مراقبہ سے کھولتے اور جس پر نظر پڑتی وہ ولی کامل ہو جاتا۔ اور اگر نظر آپ کی کسی فاسق یا فاجر پر پڑ جاتی فوراً وہ شخص توبہ کرتا اور مومن کامل ہو جاتا۔ نقل ہے کہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین بیس سال حضور کی خدمت فیضدرجت مین رہا۔ مین نے کبھی نہین دیکھا کہ حضور نے کسی شخص پر غصہ فرمایا لیکن ایک مرتبہ حضور کا گزر ایک محلے مین ہوا آپ کے مریدون مین سے ایک شخص مسمے بہ شیخ علی کہ کسی کے مقروض تھے اور قرضخواہ بہ سختی اُن سے متقاضی تھا۔ حضور خواجہ صاحب نے جب اُس شخص کو اس طرح تقاضا کرتے دیکھا تو خود بہ نفس نفیس اُس شخص کے پاس تشریف لے گئے۔ اور اُسکو فہمایش کی کہ تم اس شخص کو چھوڑ دو یہ تمھارا قرضہ ادا کر دے گا۔ مگر قرضخواہ نے نہ مانا۔ اُس وقت حضور کو اُس کی یہ گستاخی کہبت ناگوار ہوئی۔ فوراً آپ نے ردائے مبارک دوش سے اُتار کے زمین مین رکھدی اور فرمایا کہ جس قدر تمھارا قرض ہے اس کے اندر سے لے لو۔ مگر اپنے حق سے زیادہ نہ لینا۔ اُس شخص کی نیت مین کچھ فرق واقع ہوا۔ بقدرت خدا ہاتھ اُس کے سوکھ گئے۔ تب جناب خواجہ صاحب سے معافی کا خواستگار ہوا۔ حضور نے اُس کا قصور معاف فرمایا اور دعا کی حضور عالی کی دعا کی برکت سے اللہ پاک نے اُس کو صحت عنایت فرمائی۔ نقل ہے کہ ایک شخص حضور کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور بظاہر بہت خلوص سے پیش آیا۔ مگر بغل مین ایک چھری حضور کی ہلاکت کے واسطے پوشیدہ رکھے ہوئے تھا۔ حضور بار بار اُس کی طرف ملاحظہ فرماتے اور مسکراتے تھے۔ آخرش حضور نے اُس سے فرمایا کہ جو شخص فقیرون کے پاس جاتا ہے تو اُس کے دو ارادے اُس فقیر کی طرف ضرور ہوتے ہین یا ارادہ نیک اور یا ارادہ بد لہذا تم

کس ارادے مین آئے ہو۔ ارادۂ بد سے یا ارادۂ نیک سے۔ یہ کلمات
حضور عالی کے سُنکر وہ شخص اپنی جگہ سے اُٹھا اور حضور کے قدمون پر
گر پڑا۔ آنجناب نے نہایت شفقت سے اُس کی خطا معاف فرمائی
اور زمرۂ مریدان مین داخل فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالے نے اُس کا خاتمہ
بخیر کیا۔ کیونکہ اُس شخص نے اپنی حیات مین پینتالیس حج ادا کیے نقل
ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سرکار غوثیہ نے خواجۂ خواجگان سلطان الہند
عطاے رسول حضرت خواجہ محمد حسن سنجری ثمہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت
فرمائی۔ جناب خواجہ بزرگ نے کہا کہ چونکہ مین خاندان چشتیہ سے ہون
اگر آنجناب پوری دعوت فرمائین تو فقیر کو کچھ عذر نہین۔ اگر آنجناب کو
دعوت سماع مین کچھ تکلف ہو تو فقیر کو بھی خانی دعوت مین عذر ہے۔
حضرت سرکار غوثیہ کو جناب خواجہ صاحب کی خوشی زیادہ مدنظر تھی فرمایا کہ
ہمارے طریقے مین سماع نہین ہے مگر تمھاری خاطر سے اُس کا بھی بندوبست
کر دیا جائے گا۔ غرضکہ ایک طرف دعوت طعام اور دوسری طرف دعوت
سماع کا انتظام شروع ہوا۔ جناب سرکار غوثیہ نے محفل آراستہ کی جس قدر
اولیاء اللہ وہان موجود تھے سب کو علے قدر مراتب بٹھا کر آپ نے ایک
خادم کو ردائے مبارک عنایت کر کے حکم فرمایا کہ جب مین حجرے
سے باہر چلا جاؤن تو ہماری چادر کو زمین مین رکھ کر دروازہ بند کر دینا
چنانچہ حسب ارشاد سرکار غوثیہ کے خادم نے تعمیل کی۔ جیسے ہی خادم
نے دروازہ بند کیا صدہا قسم کے راگ اُس چادر سے پیدا ہوئے اور
محفل سماع ایسی گرم ہوئی کہ شاید اور کبھی ایسی محفل نہ ہوئی ہو۔ جناب
خواجہ علیہ الرحمہ کو اس قدر کیفیت ہوئی کہ جس کی طرف چشم مبارک
حضور کی اُٹھ جاتی وہ فوراً بے ہوش ہو جاتا یا از خود رفتہ ہو کر وجد
کرنے لگتا۔ غرض کہ تھوڑے عرصے مین اس قدر شور و غوغا ہوا کہ بہت سے

حضرات زخمی اور بعض واصل بحق ہو گئے۔ قبلۂ دو جہان و دستگیر درماندگان
حضرت شیخ ابی محمد عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ کی یہ حالت تھی کہ عصائے
مبارک زمین پر لگائے ہوئے اس قدر زور فرماتے تھے کہ رنگ چہرۂ
مبارک کا متغیر ہوا جاتا تھا۔ جب محفل برخاست ہوئی تو مریدان خاص سے
کسی نے حضور سے عرض کیا کہ حضور قریب محفل تو استادہ تھے محفل میں
کیوں تشریف فرما نہ ہوئے۔ حضور نے فرمایا کہ جب محفل سماع شروع ہوئی
اور خواجہ صاحب کو کیفیت ہوئی تو میں اپنی لکڑی سے زمین کو دبا رہا تھا
کہ مبادا زلزلہ نہ آجائے اور بندگان خدا کے جان و مال کا نقصان ہو۔ اس
وقت تمام زمین و آسمان شجر و حجر کانپ رہے تھے۔ اور صدا الامان کی جاری
تھی۔ اگر میں بھی محفل میں شریک ہوتا تو سخت نقصان کا اندیشہ تھا۔ غزل۔

سلطان جہان ولیون کے ولی یا خواجہ معین الدین ولی
مقبول خدا اولاد علی یا خواجہ معین الدین ولی
ہے نقش حفاظت تام ترا تعویذ یہ مجکو خوب بلا
واللہ یہی ہے نادعلی یا خواجہ معین الدین ولی
یا نوح کرم چشتی لقبی دو پار لگا کشتی کو مری
طوفان بلا میں ڈوب چلی یا خواجہ معین الدین ولی
اے باد نسیم فیض عطا اس غنچۂ دل کو میرے کھلا
یہ شاخ کبھی پھولی نہ پھلی یا خواجہ معین الدین ولی
تم سرو ریاض عز و شرف تم قمری باغ شاہ نجف
تم رنگ بہار کرم نیرلی یا خواجہ معین الدین ولی
اے ابر کرم دریائے عطا صدقے سے ترے ہو میری دعا
مقبول جناب کرم نیرلی یا خواجہ معین الدین ولی

نقل ہے ایک روز حضرت خواجۂ عالم و عالمیان بہمراہی جناب شیخ

شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ علیہ کسی مقام پر رونق افروز تھے۔ ایک لڑکا خوروسال تیر و کمان ہاتھ مین لیے ہوئے حضور کے سامنے سے نکلا آپ نے اُس لڑکے کو اپنے سامنے طلب فرمایا۔ جب وہ لڑکا سامنے حاضر ہوا تو آنجناب نے اُس کا نام دریافت کیا۔ اُس نے عرض کی کہ غلام کو شہاب الدین کہتے ہین۔ حضور نے جواب مین فرمایا کہ یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ ہوگا۔ چنانچہ بعد تھوڑے عرصے کے وہ لڑکا دہلی کا بادشاہ ہوا۔ غزل۔

دیر سے ہم پہ دولت پہ صدا دیتے ہین
آج دیکھون مرے مولا مجھے کیا دیتے ہین

نہ سہی بخت مین کچھ میرے مگر یا خواجہ
آپ بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیتے ہین

چٹکیان لیتی ہے رہ رہکے جگر مین فرقت
نالۂ دل مرے رُک رُک کے مزا دیتے ہین

اپنے بندون کو بنا دیتے ہین مولا مولا
شان یون بندہ نوازی کی دکھا دیتے ہین

مرے خواجہ ترے قربان مین بگڑون کب تک
مُنہ سے فریاد خدا کے لیے ہان دیتے ہین

رحم کر رحم حسین ابن علی کا صدقہ
ترے محتاج ترے در پہ صدا دیتے ہین

غزلیات در مدح حضرت غریب نواز خواجہ محمد حسن سنجری ثم اجمیری

لکھون کیا جلوۂ زیبا معین الدین چشتی کا
نبی کا جلوہ ہے جلوہ معین الدین چشتی کا

وہ گویا دیکھ آئے ہین مزار سرور عالم
جنھون نے دیکھا ہے روضہ معین الدین چشتی کا

محبت ہے مرے دل مین معین الدین چشتی کی
زبان پر ہے مرے کلمہ معین الدین چشتی کا

ہزارون مشکلین آسان ہو جاینگی اک دم مین
زبان سے نام جو لیگا معین الدین چشتی کا

رہین حامی مرے غوث الورا خواجہ رہین سر پر
رہے سر پہ مرے سایہ معین الدین چشتی کا

محبت ہو تو ہو دل مین معین الدین چشتی کی
زبان پر ہو تو ہو کلمہ معین الدین چشتی کا

کوئی کچھ ہی کہے لیکن غلام خاص ہے خادم
معین الدین چشتی کا معین الدین چشتی کا

دیگر

سردار اہل عرفان سرتاج حر و لی کا
کیا شان ہے علی کی کیا مرتبہ علی کا

جاری ہے بحر عرفان شاہ نجف کے در پر
پینا ہو جس کو پیلے یہ جام بیخودی کا

مومن ہو خواہ کافر عالم ہو خواہ زاہد
مولا ہے وہ سبھی کا یہ قول ہے نبی کا

آزاد ہو گئے ہیں وہ قید دو جہان سے
روز ازل سے پیالہ جو پی چکے علی کا

بیباک مٹ نہ جائے کیوں غوث پاک تم پر
سیرت ہے یہ نبی کی انداز ہے علی کا

دیگر

اے شہنشاہ حقیقت تاجدار لامکان
واقف انی انا اللہ در عیان و در نہان

اے ظہور کنت کنزاً ای معلے شان تو
یا معین الدین چشتی خواجۂ کل خواجگان

اے حبیب ذات مطلق نور جان مصطفےٰ
در ولایت چون علی حسنین ثانی در جہان

مالک اربعہ عناصر مظہر این ہر چہار
قطب دین گنج شکر صابر نظام الدین ان

کس نرفتہ از درت محروم سائل اے کریم
تا کہ مصداقت فلا تنہر ز قران شد عیان

ضامن مسکین سگ درگاہ میدارد امید
الغیاث اے قبلہ گاہ عاجزان بیکسان

دیگر

بہار باغ سبحانی گل تر شاخ صمدانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

معاون اہل اسلامی تو احیاء مسلمانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

تو بر اسرار دل واقف حقیقت جان تو میدانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

ز مہرت بیشہ و ہر ذرہ چون خورشید نورانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

تو ئی مقبول ربانی تو ئی منظور سبحانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

تو شاہ ملک ایمانی تو ماہ چرخ القانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

تو ماہ سنجری شاہا تو مہر ملک جیلانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

منم بندہ تو آقائی منم چاکر تو سلطانی | معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

غنی این مصرع برخوانی مکن طے سجدہ گردانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

دیگر

نہ ہے غیر جلال بوتراب فخر انسانی | علی مرتضے مشکل کشائی شیر یزدانی
ولی حق وصی مصطفے دریاے فیضانی | امام دو جہانی قبلۂ دینی و ایمانی
امیر کشور فقر ے شہ اقلیم عرفانی | خدا گوے خدا بینی خدا دانی خدا شانی
انیس محفل انسی جلیس مجلس قدسی | سرور جان خاصانی نشاط روح یاکانی
نہ ظلمت کشاے مشعل تاریکی عالم | سراپا جلوۂ نور تمامی ماہ تابانی
بمیر بر سر منبر نشست و خواند مولایش | کہ تا مولائیش را باشد اندر خلق برہانی

نیارا ندر قیامت بہیر و سامان نخواہی شد
کہ از حب تولاے علی داری تو سامانی

دیگر

تمہاری زلف سے ہے سلسلہ غریب نواز | اسیر دام محبت ہون یا غریب نواز
معین دین نبی دستگیر محتاجان | غریب پرور و مشکل کشا غریب نواز
نہ چین ہو غنچۂ رضوان مین آئے گا مجکو | جو یاد آئے گا کوچہ ترا غریب نواز
کرم کا آپ کے امیدوار آیا ہون | ادھر بھی اک نظر لطف یا غریب نواز
سخی وابن سخی ولی وابن ولی | ظہور سلسلۂ چشت یا غریب نواز
مبارک آپ کو الفقر و فخری کا جامہ | امیر ہند شہ اولیا غریب نواز
کہے ہین طالب دیدار سیکڑون پر | نقاب عارض روشن اٹھا غریب نواز
معین مرشد و پیر و امام و راہ نما | کفیل حاجت شاہ و گدا غریب نواز

مجرا ہون یا کہ بھلا صورت نثار حزین
ترا غلام ہوا ہون مین یا غریب نواز

مختصر حالات بازار روبروے درگاہ حضرت خواجہ غریب نواز

یہ بازار محمد اکبر بادشاہ دہلی نے بصرف زر کثیر بنوایا ہے دو جانب پختہ دوکانین ہین اور مختلف قسم کے دوکاندار آباد ہین مثلاً گلفروش۔ کتاب فروش جس زمانے مین اکبر شاہ یہان حاضر ہوا تو یہ بازار مینا بازار کے نام سے تیار ہوا دوکاندار نہایت درجہ کی حسین عورتین تھین بیگمات وغیرہ سودے خریدنے آیا کرتی تھین اُسوقت کی رونق تو اپنا آپ ہی نظیر ہوگی۔ مگر اسوقت بھی تمام شہر کے بازارون سے اس بازار مین زیادہ رونق ہے اور قبل سے عمارت مین بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ اس بازار کی تعمیر کو تین سو چھتیس ۳۳۶ برس گزرے۔ یہ نقشہ مزار مبارک کے شمالی رُخ کا ہے۔ نصف بازار اور نقارخانہ ویلبدروازہ و پہاڑ وغیرہ دکھایا گیا ہے۔

مختصر حالات جامع مسجد جو اندرون رقبہ مزار مبارک واقع ہے

اُدے پور کی فتح کے بعد شاہ جہان جب اجمیر شریف مین حضور خواجہ عالم و عالیان کے مزار مبارک کی زیارت کو حاضر ہوا تو یہ مسجد تعمیر کرائی چونکہ اسوقت تک کوئی مسجد اندرون احاطہ روضۂ منورہ نہ تھی اسواسطے بادشاہ کو خیال ہوا کہ یہان مسجد بنوانا چاہیے چنانچہ بادشاہ نے جب لاہور مین جلوس شاہی کیا تو مسجد کا یہی سلسلہ تعمیر شروع ہوا حضرت عبدالرحمن چشتی اپنی کتاب مراۃ الاسرار مین تحریر فرماتے ہین کہ یہ مسجد ۱۴ برس مین تیار ہوئی اسکی لاگت کا اندازہ دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ ہے۔ قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ اس مسجد کی تعمیر کچھ عرصہ کیواسطے ملتوی کر دیگئی کیونکہ ۱۴ برس کا زمانہ اسکی تعمیر کو بہت ہے ضرور دوران تعمیر مین تعمیر بند کر دی گئی ہوگی۔ اسی مسجد کا طول ۹۰ گز اور عرض ۷۰ گز اور صحن ۹۹ گز مشرعی ہے۔ اور شرعی گز متوسط درجے کے آدمی کے ۲۴ انگشت کا ہوتا ہے اس مسجد مین پانچ دروازے واقع ہوئے ہین جانب شرق و جانب شمال ایک ایک جانب جنوب ایک اور محراب مین سنگ مرمر چسپان ہے

نقشہ مسجد شاہجہانی جو اندرون قلعہ مبارک سمت مغرب واقع ہے متعلقہ مضمون صفحہ ۴۳۔

نقشہ بلند دروازہ پیش درگاہ بازار حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ متعلقہ مضمون صفحہ ۴۳۔

تقریظ ریختۂ قلم جناب منشی ہردیال صاحب نثار شاگرد حضرت خواجہ آتش مرحوم نور اللہ مرقدہٗ

ہر گزنہ قصۂ قیس کا فرہاد کا سنو تازہ فسانہ اس دل ناشاد کا سنو

الحمد للہ کہ اس علمی دنیا مین اساتذہ نے بڑی ترقیان زباندانی اور سخن بیانی مین حاصل کی ہین۔ صفحہ ہستی پر اپنے نام کے قیامت تک قائم رہنے کے مستحق ہوگئے۔ بڑے بڑے کمال والے زباندان ناظم نثار گزرے جن کی زباندانی کے ڈنکے شرق سے غرب تک بج گئے۔ اب تک اُن مقدس لوگون کے نام علم دوست قدر دانون کی سوسائٹی مین واجب التعظیم ہین۔ حالانکہ حال کے ناول نگار گو اُن کی زبانون کو اپنی خود رو کیٹی مین پسند نہ کرین

چھپے ہے کہین خاک ڈالے سے چاند

فسانہ عجائب سا عجائب فسانہ سرور سا نثار اپنے فن کا یگانہ اُس پر الزام ہے کہ اگلی زبان ہے یعنے مہمل ہے۔ جب فقرات مسجع و مقفہ کی ترکیب کو نہ سمجھے تو فرماتے ہین کہ اُردو کیا اور اُردو کی ترکیب کیا یعنے مبتدا و خبر فعل فاعل مفعول جملہ فعلیہ و خبریہ و شرطیہ وغیرہ وغیرہ کیا چیز ہے۔ اُردو مین اس کا کیا کام ہے۔ کوئی چیز نہین۔ سبحان اللہ۔

خیر اس قصے سے ہمکو کیا واسطہ۔ بالفعل ہمارے شفیق علم دوست عبدالرشید صاحب نے تھوڑی عمر مین بہرہ صفت موصوف ہونے کا مادہ پیدا کیا طبیعت منصف موزون پائی ہے اور میل خاطر سمت تصوف کما ینبغی ہے۔ چنانچہ سوانح عمری خواجۂ بزرگ اس رسالے کو کہیے تو بجا ہے۔ بڑی محنت اور جانفشانی سے تحقیق مالا کلام زبان عام فہم سلیس مین لکھکر شائع کیا ہے۔ وابستگان دامن حشمتیہ پر احسان عظیم کرکے دریا کیا بلکہ سمندر کو کوزے مین بند کیا ہے ملاحظہ (تحفہ خواجہ) سے میرے قول کی صداقت پیدا ہے

ایسا نہین کہ کوئی طالب دامن کرامت چشتیہ سے بہرہ مند و کامیاب نہو اور
اور اس کا اجر میرزا موصوف کو نہ پہونچے۔ غیر ممکن ہے۔ اگر یہ گنہگار نثار کفریح
و توضیح رسالہ کرے تو دوسرا رسالہ کا حجم تیار ہو جاوے۔ مین اُمید کرتا ہون
بلکہ یقین کامل کا مرتبہ حاصل ہے کہ یہ رسالہ ہاتھون ہاتھ فروخت ہو جاویگا
اور دوبارہ شائع ہونے کی نوبت آئیگی۔ قدر دانانِ تصوف پسند مراۃ المستقیم
سمجھکر خود فیض اُٹھائین گے۔ ۶۔

حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را

اب مین اس فقرہ دعائیہ پر ختم تقریظ کرتا ہون کہ اللہ پاک فیض روح پاک
حضرت خواجہ غریب نواز قطب ہندوستان سے مقاصد دینی و دنیوی و ترقی
مراتب ظاہری و باطنی سے میرزا صاحب موصوف کو کامیاب فرمائے ھ
آمین ثم آمین گنہگار ہردیال نثار

قطعۂ تاریخ طبعزاد جناب منشی ہردیال صاحب نثار لکھنوی

مرحبا اے منشی عبدالرشید — واہ کیا کہنا ہے احمد میرزا
اس رسالے کی ہے تاریخ ای نثار — تحفۂ خواجہ ادیب حق نما
۱۳۲۴ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد جناب منشی کھنولال صاحب تائب

سرفرازی یافتۂ حضور نظام دکن ڈیٹر بہار اودھ

کیون نہ اسکو پڑھکے غش ہون اہل دل — ہر روایت اس کی ہے معجز نما
مصرعۂ تاریخ تائب فی البدیہہ — لکھہ مقدس تحفۂ خواجہ ہوا
۱۳۲۴ھ

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

مختصر فہرست دوکان احمد مرزا تاجر کتب چوک لکھنؤ

ناظرین! عاجز کے کتب خانے مین ہر علم و فن کی کتابون کا ذخیرہ بغرض تجارت کے موجود ہے لکھنؤ۔ کانپور۔ دہلی۔ بمبئی۔ لاہور۔ کی مطبوعہ کتب بکفایت دستیاب ہو سکتی ہین علاوہ اسکے ہمارے ذریعہ سے ہر قسم کا مال ساخت لکھنؤ مثل چکن کا مدانی و نمبا کو خوردنی و کشیدنی بھی بکفایت روانہ کیا جاتا ہے اور عاجز کی معرفت ہر علم و فن کی کتاب نہایت صحت اور عمدگی کے ساتھ طبع ہو سکتی ہے جسکا معاملہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہو سکتا ہے۔ المشتہر احمد مرزا تاجر کتب چوک لکھنؤ

نام کتاب		نام کتاب		نام کتاب		نام کتاب	
قرآن شریف نظامی	۱۔۱۴	قاعدہ دو جزوہ	۱ر	مشارق الانوار	۸ر	حیرۃ الفقہ	۱ر
″ نقل نظامی	۲ر	وظائف پنجسورہ	۱ر	شرح وقایہ اردو	۸ر	مجموعہ فتاوی مولوی	
″ اسطری	۱۰ر	ہفت سورہ مترجم	۱ر	مالابد اردو	۳ر	عبد الحی صاحب	۱ر
قرآن شریف مترجم		تفسیر حسینی اردو	۱۲ر	تحفۃ العجم ترجمہ کنز	۱۲ر	تحفۃ الزوجین	۳ر
ڈپٹی نذیر احمد صاحب	۱۴	تفسیر تبارک الذی		مصباح الصلوۃ	۷ر	تمیز الکلام	۱ر
″ خورد و کشوری	۲ر	اردو	۴ر	راہ نجات	۱ر	تجہیز و تکفین	۱ر
حمائل شریف بمبئی		تفسیر پارہ عم اردو	۱۴ر	حقیقۃ الصلوۃ	۱ر	خلاصۃ المسائل	۴ر
خورد مجلد	۱ر	تفسیر سورہ یوسف نظامی	۶ر	نصیحت المسلمین	۱ر	تنبیہ الغافلین	۷ر
حمائل شریف بمبئی مجلد	۱ر	تفسیر مراد یہ	۱۲ر	دفاع المسلمین	۳ر	تحریم النسا	۲ر
جواہر التفاسیر اردو	۱ر	مظاہر حق اردو	۱۰	مفتاح الجنت	۳ر	رانڈوں کی شادی	۲ر
پارہ عم تا لایحب اللہ		بنات ابی جہر	۴ر	در مختار اردو	۱۰	ہزار مسئلہ	۲ر
″ پارہ	۱ر	زواجر ہندی	۴ر	خلاصۃ الفقہ	۱ر	صبح کا ستارہ	۲ر
پارہ عم مترجم	۲ر	تذکرۃ الخلفا اردو	۱ر	شرح محمدی	۳ر	فضائل شہور صیام	۲ر

احمد مرزا تاجر کتب و مینیجر بنگٹ چوک۔ لکھنؤ